مَن يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ (حدیث)

اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ بوجھ دیتا ہے۔

المختصر

رسالہ فقہِ شافعی

تالیف

مولانا احمد اللہ (احمد جنگ)

ناشر

معہد امام حسن البنا شہید۔ بھٹکل

سلسلہ اشاعت: (۳۶)

نام کتاب	:	المختصر
تصنیف	:	مولانا احمد اللہ (احمد جنگ)
صفحات	:	۷۲
قیمت	:	۱۰ روپے
تعداد	:	۲۰۰۰
ملنے کے پتے	:	مولانا ابوالحسن ندوی اسلامک اکیڈمی۔ بھٹکل پوسٹ بکس نمبر ۳۰۔ کرناٹک مکتبۃ الشباب العلمیۃ۔ ندوہ روڈ۔ لکھنؤ

ناشر

معہد امام حسن البنا شہید

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، بھٹکل 581320 کرناٹک

فہرست مضامین

عرضِ ناشر

اللہ تبارک وتعالی کا لاکھ لاکھ شکر واحسان کہ اس کی ذاتِ لاشریک نے معہد امام حسن البنا شہید کو فقہ شافعی کے تعلق سے چھوٹی بڑی بہت سی کتابوں کی طباعت کی توفیق عطافرمائی ہے، جن میں مولانا احمد اللہ (احمد جنگ) کی المبسوط بھی ہے، جو ابھی دوسال قبل مرکز النوائط ابوظبی کے تعاون سے شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے، موصوف کی فقہ کے موضوع پر دو اہم کتابیں "المختصر" اور "المتوسط" کے نام سے بھی ہیں جو آج سے تقریباً چالیس سال پہلے کئی مرتبہ شائع ہوئی تھیں، لیکن اب معدوم ہوتی جارہی ہیں، جب ہم نے "المبسوط" کا ایک نسخہ قاضی شہر بھٹکل واستاذ محترم مولانا محمد اقبال صاحب ملا ندوی مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا تو مولانا محترم نے ان دو کتابوں کی طرف توجہ مبذول کرائی، اس وقت سے ذہن پر دونوں کتابوں کی اشاعت کی فکر سوار تھی، ہم نے مرکز النوائط ابوظبی کی خدمت میں درخواست کی کہ ان دو کتابوں کی طباعت کی ذمہ داری بھی وہی لے، جس کو ذمہ داران نے قبول کیا، ہم اس علم دوستی پر ان کے نہایت ہی مشکور اور ممنون ہیں، اللہ تعالی تمام ذمہ داروں اور ممبران کو جزائے خیر عطافرمائے۔ اور ساتھ ہی ہم استاذ محترم مولانا محمد اقبال صاحب ملا ندوی کے مشکور ہیں کہ آپ نے احقر کے کہنے پر ایک وقیع پیش لفظ تحریر فرمایا اور ہمت افزائی کی، فجزاہ اللہ أحسن الجزاء۔

ان دونوں کتابوں کو زیورِ طبع سے آراستہ کرنے میں ہمارے عزیز شاگرد ڈاکٹر عبد الحمید اطہر ندوی نے بڑا ساتھ دیا ہے، ساتھ ساتھ موصوف نے ان کتابوں پر مندرجہ ذیل کام کیے ہیں:

۱۔ اس کتاب میں بعض جگہوں پر عبارتوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت پڑی تا کہ مفہوم زیادہ سے زیادہ واضح ہو۔ صرف عبارت میں ترمیم کی گئی ہے لیکن مفہوم کو ہوبہو باقی رکھا گیا ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

۲۔ بعض جگہوں پر صرف الفاظ کو تبدیل کیا گیا ہے، دوسرے الفاظ میں عبارت کو زیادہ سے زیادہ آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ اصل کتاب میں بڑے بڑے پیراگراف ہیں، ان کو چھوٹے چھوٹے پیراگراف میں تبدیل کیا گیا ہے۔

۴۔ بعض جگہوں پر ذیلی عنوانات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

اللہ موصوف کو جزائے خیر عطافرمائے۔ اور ان کتابوں کی افادیت میں اضافہ فرمائے۔

محمد ناصر سعید اکرمی
ناظم معہد امام حسن البنا شہیدؒ

ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

پیش لفظ

مولانا محمد اقبال صاحب ملاّ ندوی
(قاضی شہر بھٹکل و نائب صدر جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

الحمد لله رب العالمين الذی علم بالقلم، علم الإنسان ما لم يعلم، والصلاة والسلام علی سيدنا محمد سيد المرسلين وعلی آله و صحبه وبارک وسلم، أما بعد

مولانا احمد اللہ (احمد جنگ) حیدرآبادی کی فقہِ شافعی کے موضوع پر تین کتابیں بڑی اہم ہیں اوران کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ہے، پہلی "المختصر"، دوسری "المتوسط" اورتیسری جو بڑی تفصیلی ہے "المبسوط" ہے، یہ تینوں کتابیں دراصل شیخ ابوشجاع کی عربی کتاب "متن الغایۃ" کا ترجمہ اوراس کی عربی شروح وحواشی کا ترجمہ ہے، جس میں موصوف نے اپنی طرف سے دیگر کتابوں سے موجودہ حالات کومدِنظر رکھتے ہوئے اضافے بھی کیے ہیں۔

یہ تینوں کتابیں تقریباً پینتیس چالیس سال قبل کئی مرتبہ زیورطبع سے آراستہ ہوچکی ہیں، لیکن ادھر طویل مدت سے اس کی طباعت نہیں ہورہی تھی اورنایاب ہوتی جارہی تھیں، معہدامام حسن البنا نے ان میں سے ایک مفید اور مفصّل کتاب "المبسوط" کو نئے انداز اور مزید تحقیق وترتیبِ جدید کے ساتھ ایک سال قبل شائع کیا اورمعہد کے ذمہ دارو ناظم مولانا محمد ناصر صاحب اکرمی (استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل) نے مجھے ایک مطبوعہ نسخہ دیا، جسے دیکھ کر اس کتاب کے تعلق سے پرانی یادیں تازہ ہوگئیں اورمیرے ذہن میں اس کے علاوہ دو کتابوں کی اہمیت کا بھی خیال آیا، جن کو بہت سے اسکولوں میں پڑھایا جاتا تھا اوربھٹکل میں بھی ان سے بہت استفادہ کیا جاچکا ہے، خصوصاً انجمن حامی مسلمین بھٹکل کے تحت چلنے والے اسلامیہ اینگلو اردو ہائی اسکول میں، احقر نے بھی مولانا محمود خیال مرحوم سے ان

کتابوں کوحرفاً حرفاً پڑھا ہے۔

اسی وقت میں نے مولانا موصوف کومشورہ دیا کہ احمد جنگ کی باقی دو کتابیں بھی نئے انداز میں طبع کی جائیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔خاص کر "المتوسط" عام لوگوں کے لیے بڑی مفید ہے، جوطویل بھی نہیں ہے اوراس میں اختصار کے ساتھ عبادات و معاملات کے زیادہ تر مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مولانا موصوف نے ہماری رائے کوقابلِ اعتبار سمجھا اوران دونوں کتابوں کواب زیورِ طبع سے آراستہ کررہے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان کتابوں سے امت مسلمہ کوفائدہ پہنچے اوران کا فیض زیادہ سے زیادہ عام ہو،اوراس کی طباعت میں کسی بھی طرح تعاون اور شرکت کرنے والوں کوجزائے خیر سے نوازے۔

محمد اقبال ملا (ندوی)

۱۸ صفر المظفر ۱۴۳۶ ہجری

تمہید

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علي سيدنا محمد خاتم النبيين و آله المطهرين و أصحابه المتقين.

اولاد کی صلاح وفلاح کا خیال بسا اوقات والدین کے لیے موجبِ خیر وبرکت ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو بھی اپنے لڑکوں کی دینی تعلیم کی فکر ہوئی تو حسنِ اتفاق سے خدا غریقِ رحمت کرے حضرت والدِ مغفور کو کہ ان کے کتب خانہ میں شیخ ابو شجاع رحمۃ اللہ علیہ کے ''متن التقریب'' پر شیخ ابراہیم بیجوری کی دو ضخیم جلدیں ہاتھ لگیں۔ ''التقریب'' کا متن نہایت معتمد، جامع اور مانع اور میرے مقصد کے عین مطابق تھا۔ اس کا ترجمہ کیا اور مبتدی کی سہولت کے لیے بعض مفید اضافے کیے۔ عبادات کے ساتھ معاملات کے وہ شعبے شریک کیے جو فی الوقت رائج ہیں۔

میں استاذی مولوی عبد القدیر صاحب صدیقی ادام اللہ فیوضہ، ڈاکٹر مولوی حمید اللہ صاحب، مولوی سید بادشاہ حسینی صاحب، مولوی مناظر احسن صاحب گیلانی، مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی، مولوی سید محمود صاحب، مفتی صالح باحطّاب صاحب کا ممنون ہوں کہ اپنے اپنے نقاطِ نظر سے اس کا مطالعہ کیا اور مشورے دیے۔ عزیز مکرم مولوی ابو طیب محمد یحییٰ صاحب نے اس رسالہ کا نام ''مختصر'' سنتے ہی اس پر ''ال'' کا اضافہ کر کے ''المختصر'' (۱۳۱۱ھ) میں سنِ ہجری کی تاریخ کہہ دی۔

اختصار کے ساتھ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور شیخ ابو شجاع رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کا اندراج اس موقع پر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نسب ابو عبد اللہ بن محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب ہے۔ آپ بنی ہاشم کے خاندان سے ہیں۔ جدّ سوم کی نسبت سے آپ شافعی مشہور ہوئے۔ ۱۵۰ ہجری میں آپ غزہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں تعلیم پائی، سات سال کی عمر میں قرآن مجید اور دس سال کی عمر میں حدیث میں موطاً حفظ کیا۔

مکہ میں مسلم بن خالد زنجی مفتی مکہ سے اور مدینہ طیبہ میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کو تلمذ رہا۔ بغداد شریف میں مذہبِ قدیم پر تصانیف لکھی۔ عمر کا آخری حصہ مصر میں گزارا اور جامع عمرو میں مذہبِ جدید کی بناء ڈالی۔ سلخ رجب بروز جمعہ دو سو چار ہجری (۲۰۴ھ) میں چوّن سال کی عمر میں وفات پائی۔ مصر کے قاہرہ کے جنوبی حصہ میں آپ کا مزار ہے۔

شیخ ابو شجاع

شیخ ابو شجاع شہاب الملۃ والدین تقی الدین احمد بن الحسین بن احمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور قاضی تھے۔ منصب وزارت پر بھی فائز ہوئے تھے۔ آپ اتنے مالدار تھے کہ مستحقین میں زکات کی تقسیم کے لیے آپ کی جانب سے دس اشخاص مامور تھے۔ آپ نے دنیا کو ترک کیا اور مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی۔ مسجد نبوی کی جاروب کشی کرتے، چراغ روشن کرتے اور حجرۂ نبوی کی صفائی کرتے تھے، ایک سو ساٹھ سال کی عمر میں چار سو اٹھاسی ہجری (۴۸۸) میں وفات پائی۔

آپ کا مزار مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے بابِ جبرئیل سے متصل جنوب مشرق میں ہے۔ درازی عمر کے باوجود آپ کا کوئی عضو بے کار نہیں ہوا تھا۔ سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''**حَفِظْنَاهُ فِي الصِّغَرِ فَحَفِظَهَا اللّٰهُ فِي الْكِبَرِ**'' یعنی ہم نے اپنے اعضاء کی بچپن میں حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں ان کی حفاظت کی۔

یہ مختصر رسالہ ان ہی بزرگ کے متن کا رہینِ منت ہے۔

جن توقعات کے ساتھ اس رسالہ کی اشاعت کی جا رہی ہے، اگر اس کا عشرِ عشیر فائدہ

بھی برادرانِ ملت کو پہنچا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت ٹھکانے لگی ۔ اَدام اللہ النفع بہ ۔ آمین

احمداللہ

۲۷ ذی القعدہ ۱۳۸۶ ہجری

طبعِ دوم کی اشاعت کے بعد کسی قدر توضیح کے ساتھ دوسرا رسالہ "المتوسط" ۱۳۶۳ھ میں شائع کیا ۔ اوراب المبسوط کے نام سے اسی سلسلہ کی تیسری اور آخری شرح کی تالیف میں مصروف تھا اور عبادات کا بیان ختم کر چکا تھا کہ المختصر کے باردوم کی نوبت آئی ۔ آخر الذکر ہر دو رسالہ جات کی تالیف کے وقت المختصر میرے پیشِ نظر رہا اور چوں کہ اس میں وقتاً فوقتاً ضروری ترمیمات واصلاحات کیے تھے اس لیے یہ دوسرا نقش پہلے سے بہتر ہے ۔

احمد جنگ

سوامی کوڑہ ۔ حیدرآباد

۱۴ رجب المرجب ۱۳۶۹ھ

طبع سوم: ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

اقتباسِ آراء

مولانا سید محمد باشاہ حسینی صاحب

آپ کا ترجمہ کردہ رسالہ فقہِ شافعی دیکھا، بڑی مسرت ہوئی، آپ نے حضراتِ شافعیہ کے لیے تمام مسائل فقہیہ کو ایک جگہ جمع فرمالیا ۔ اللہ تعالیٰ اس پرخلوص خدمت کا بہتر سے بہتر بدلہ آپ کو عطا فرمائے ۔

مولانا سید محمود صاحب مفتی

اس رسالۂ مفیدہ کے مطالعہ سے دعا گو، مستفید اور مسرور ہوا اور من اوّلہ الی آخرہ حرفاً حرفاً پڑھ لینے کے بعد بے ساختہ خلوص دل سے فاضل مصنف کے لیے دعا نکلی ۔ کتاب کے معتمد علیہ اور قابل استناد و اعتبار ہونے کے لیے "التقریب" جیسے مستند متن اور محمد بن قاسم غزی کے قابل استناد حاشیے اور علامہ بیجوری کی معتبر شرح کا حوالہ مقلدین کی تشفی و اطمینان کے لیے بالکل کافی ووافی ہے ۔ فی الحقیقت اس مختصر مفید متن کی تصنیف سے جناب نے مقلدین مذہب سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک احسانِ عظیم فرمایا ہے جو عربیت سے نابلد ہوں ۔ یہ مفید رسالہ اس قابل ہے کہ طلبائے دینیات شوافع کے درس نصاب میں شریک کیا جائے ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرالجزاء ۔

مولانا محمد عبدالقدیر صاحب بدایونی

رسالہ دیکھا، واقعی فقہ شافعیہ میں ایک نادر مختصر مفید رسالہ ہے، اس کی طباعت سے حضرات شافعیہ کو بڑا نفع ہوگا ۔ رب العزت آپ کی یہ سعی مشکور فرمائے ۔ آمین

مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی

فقہ شافعیہ کے نام سے اردو میں ایک مختصر لیکن اپنی جامعیت و مانعیّت میں بے نظیر رسالے کا خاکسار نے مطالعہ کیا، یہ ایک بڑے شافعی عالم کی کتاب کا ترجمہ یا خلاصہ مزید مفید اضافوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

جہاں تک میں عرض کرسکتا ہوں ترجمہ سلیس، قابلِ فہم اور صحیح بھی ہے، اور جو اضافے کیے گئے ہیں وہ بڑے قیمتی ہیں۔ خدا مترجم و ملخّص کو جزائے خیر دے۔ کاش حنفیوں کے لیے بھی اس قسم کا کوئی جامع مفید متن اردو میں ہوتا۔

ماہنامہ ترجمان القرآن (جلد ۲۶ بابت محرم وصفر ۱۳۶۴ھ)

امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی ف ۲۰۴ ہجری کی فقہ پر نہایت مختصر، مفید اور جامع رسالہ ہے۔ یہ اصل میں قاضی ابوشجاع احمد بن حسین اصفہانی ف ۴۸۸ ہجری کے رسالہ ''التقریب'' پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ مرتب نے بعض شرحوں اور حاشیوں سے بھی مدد لی ہے۔

ہم نے جابجا سے رسالہ کو دیکھا، طرزِ ادا صاف، سلیس اور شگفتہ پایا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ فقہ شافعی سے ابتدائی واقفیت کے لیے یہ رسالہ کافی وشافی ہے۔

رسالہ معارف اعظم گڑھ (ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء)

یہ رسالہ ابوشجاع تقی الدین شافعی المتوفی ۴۸۸ کے ایک فقہی رسالہ غایۃ الاختصار کا اردو ترجمہ ہے، مترجم نے شیخ ابراہیم بیجوری کی شرح اور محمد بن قاسم غزی کے حاشیہ سے جابجا مفید اضافے اور الفاظ کی تشریحات بھی کردی ہیں، یہ رسالہ اختصار کے باوجود فقہی مسایل کا جامع ہے، اور روزہ، نماز، حج، زکوۃ، ذبیحہ، قربانی، ہبہ، شفعہ، وراثت، وصیت، نکاح وطلاق کے تمام ضروری مسائل آگئے ہیں۔ شوافع کے لیے یہ رسالہ خاص طور پر مفید اور کارآمد ہے، اور دوسرے مذاہب کے اشخاص بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

طہارت

پانی

ذریعہ کے لحاظ سے پانی کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔ مینہ (بارش) کا پانی۔
۲۔ سمندر کا پانی۔
۳۔ نہر کا پانی۔
۴۔ کنویں کا پانی۔
۵۔ چشمے کا پانی۔
۶۔ تالاب کا پانی۔
۷۔ برف کا پانی۔
۸۔ اولے کا پانی۔

نہر سے مراد بہتا ہوا پانی ہے جیسے ندی اور دریا۔

صفت کے لحاظ سے پانی کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ پاک ہو، پاک کرنے والا ہو، مکروہ نہ ہو جیسا کہ عام پانی۔

۲۔ پاک ہو، پاک کرنے والا ہو اور بدن کی طہارت کے لیے مکروہ ہو، جیسا کہ دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہوا پانی۔

۳۔ پاک ہو، پاک کرنے والا نہ ہو، جیسا کہ مستعمل پانی جو فرض وضو اور فرض غسل میں استعمال کیا گیا ہو اور وہ پانی جس میں پاک چیز کی آمیزش کی وجہ سے بُو پیدا ہوگئی ہو یا جس کا مزہ یا رنگ بدل گیا ہو۔

۴۔نجس پانی جس میں نجاست ملی ہو اور قلتین سے کم ہو یا یہ قلتین ہو مگر بدل گیا ہو۔

قلتین وزن میں دوسوتین سیر دس تولہ (وزن میں ۱۹۲٫۸۵ کلوگرام ہے)، پیمائش میں سوا ہاتھ مکعب اور دائرہ میں، قطر میں ایک ہاتھ اور عمق میں ڈھائی ہاتھ ہے۔

برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا جائز نہیں۔

لباس ریشمی اور انگوٹھی سونے کی پہننا مرد کے لیے حرام اور عورت کے لیے جائز ہے۔

سونے کی مقدار کی کمی اور زیادتی حرمت میں یکساں ہے۔

کپڑے میں ریشم، سوت یا اون ملا ہوا ہو اور ریشم کی مقدار غالب نہ ہو تو جائز ہے۔

نجاست

ہر ایک نرم چیز جو دونوں شرم گاہوں سے نکلے وہ نجس ہے، سوائے منی کے۔جس جگہ پیشاب یا پاخانہ لگے اس کا دھونا واجب ہے، سوائے ایسے کم عمر لڑکے کے پیشاب کے جو غذا کے طور پر کھانا پیتا نہ ہو، ایسے بچے کا پیشاب پانی چھڑکنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

کوئی نجاست معاف نہیں ہے، سوائے تھوڑے سے خون اور پیپ کے۔

ایسا جانور جس میں خون نہ ہو برتن میں گر کر مر جائے تو برتن نجس نہیں ہوتا۔

زندہ جانور پورا پاک ہے، کتا، سؤر اور ان جانوروں کے علاوہ جو ان کے ملاپ سے پیدا ہوں۔

جانور کا کوئی حصہ جو اس کی زندگی میں کاٹا جائے مُردار ہے، سوائے کھانے کے لائق جانوروں کے بالوں کے۔

مُردہ جانور پورا نجس ہے، سوائے مچھلی، ٹڈی اور آدمی کے۔

جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے، سوائے کتے، سؤر اور ان کے ملاپ سے پیدا شدہ جانور کے چمڑے کے۔مرے ہوئے جانوروں کی ہڈی اور بال نجس ہیں، سوائے آدمی کے۔

آدمی کا بدن، لباس اور برتن وغیرہ جو کتے اور سؤر وغیرہ کی رطوبت سے نجس

ہو جائے اس کو سات دفعہ دھونا واجب ہے، اُس میں ایک دفعہ مٹی استعمال کی جائے۔

کسی دوسری نجاست کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، لیکن تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

شراب اپنی ذات سے سرکہ بن جائے تو پاک ہے اور کسی دوسری چیز کی آمیزش سے بنے تو پاک نہیں۔شراب کے برتن کا حکم وہی ہے جو شراب کا ہے۔

حدث

حدث اس حالت کو کہتے ہیں جس کے واقع ہونے سے طہارت واجب ہوتی ہے۔

حیض وہ خون ہے جو عورت کی پیشاب گاہ سے صحت کی حالت میں بغیر زچگی کے نکلا ہو۔اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

نفاس وہ خون ہے جو زچگی کے بعد نکلتا ہے۔

استحاضہ وہ خون ہے جو بیماری کی وجہ سے حیض اور نفاس کے دنوں کے علاوہ نکلتا ہے۔

حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن اور عام طور پر چھ یا سات دن ہے۔کم سے کم عمر جس میں عورت کو حیض آ سکتا ہے نو سال ہے۔

نفاس کی کم سے کم مدت ایک لحظہ اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور عام طور پر چالیس دن ہے۔

عورت کی پاکی کی مدت کم سے کم پندرہ دن اور زیادہ سے زیادہ کے لیے کوئی حد نہیں ہے۔

حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ چار سال اور عام طور پر نو مہینے ہے۔

حیض اور نفاس کے زمانے میں نو چیزیں حرام ہیں:

۱۔نماز۔

۲۔قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

۳۔طواف۔

٤۔قرآن پڑھنا۔

٥۔مسجد میں داخل ہونا۔

٦۔روزہ۔

٧۔جماع۔

٨۔عورت کے بدن کے اس حصے سے لذت حاصل کرنا جو ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔

٩۔اور طلاق۔

روزہ کی قضا واجب ہے، نہ کہ نماز کی۔

جنابت میں پانچ چیزیں حرام ھیں:

١۔نماز۔

٢۔قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

٣۔طواف۔

٤۔قرآن پڑھنا۔

٥۔مسجد میں ٹھہرنا۔

جنابت اس حالت کو کہتے ہیں جس میں غسل واجب ہوتا ہے۔

بے وضو کے لیے تین چیزیں حرام ھیں:

١۔نماز۔

٢۔قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

٣۔طواف۔

استحاضہ بھی اسی میں داخل ہے۔

استنجاء

پیشاب اور رفعِ حاجت کے بعد شرم گاہوں سے نجاست دور کرنا واجب ہے۔

افضل یہ ہے کہ نجاست کو پہلے ڈھیلوں سے صاف کرے اور پھر پانی سے دھوئے۔ صرف پانی پر اکتفا کرنا جائز ہے، یا تین ڈھیلوں پر اگر بدن صاف ہو سکے۔ دونوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا چاہے تو پانی افضل ہے۔

کھلی جگہ میں قبلہ کی طرف منھ یا پشت کر کے بیٹھنے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں، پھل دار درخت کے نیچے، راستے میں اور سوراخ میں پیشاب یا پاخانہ نہ کریں۔

رفعِ حاجت کے وقت بات نہ کریں، سورج اور چاند کی طرف منھ اور پشت نہ کریں۔

مسواک

مسواک کرنا ہر حال میں مستحب ہے، لیکن روزے دار کے لیے سورج کے زوال سے غروب تک مکروہ ہے۔

مسواک کرنا تین موقعوں پر نہایت ہی مستحب ہے:

١۔جب کہ منھ میں بُو پیدا ہو جائے زیادہ دیر بات نہ کرنے سے یا کسی اور وجہ سے۔

٢۔نیند سے بیدار ہونے پر۔

٣۔اور نماز سے پہلے۔

وضو

فرائض: وضو میں چھ چیزیں فرض ہیں:

١۔چہرہ دھوتے وقت نیت؛ "نَوَيْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ" میں فرض وضو کی نیت کرتا ہوں۔

٢۔چہرہ دھونا۔

٣۔دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

٤۔سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنا۔

۵۔دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

۶۔ترتیب اسی سلسلہ سے۔

سنتیں: وضو میں دس چیزیں سنت ہیں:

۱۔نیت کے ساتھ بسم اللہ کہنا: "نَوَیْتُ سُنَنَ الْوُضُوْءِ" میں وضو کی سنتوں کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔پانی کے برتن میں ہاتھ ڈبونے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا۔

۳۔منھ میں۔

۴۔اور ناک میں پانی لینا۔

۵۔پورے سر۔

۶۔اور پورے کان کا مسح کرنا۔

۷۔داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔

۸۔داہنے ہاتھ پاؤں کو بائیں سے پہلے دھونا۔

۹۔جملہ طہارت تین تین بار کرنا۔

۱۰۔مسلسل کرنا۔

نواقض: وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔کوئی چیز پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے نکلے۔

۲۔نیند آجائے بیٹھی ہوئی حالت کے علاوہ میں۔

۳۔بے ہوش ہوجائے نشے یا بیماری کی وجہ سے۔

۴۔کسی نامحرم کا بدن چھوجائے۔نامحرم اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے۔

۵۔آدمی کی پیشاب گاہ ہاتھ کے اندرونی حصے سے چھوجائے۔

قول جدید میں مقعد کے حلقے کے چھوجانے سے بھی وضو ٹوٹتا ہے۔

موزہ پر مسح

شرائط: موزوں پر مسح چار شرطوں پر جائز ہے:

۱۔طہارت کے بعد موزے پہنے۔

۲۔موزے پاؤں کے اس حصے کو ڈھانپیں جس کا دھونا وضو میں فرض ہے۔

۳۔موزے ایسے ہوں جن کو پہن کر چلنا پھرنا آسان ہو۔

۴۔موزے پاک ہوں۔

قیام کرنے والا ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین رات۔مدت اس وقت سے شمار ہوگی جب کہ موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹے، اگر قیام کی حالت میں مسح کرے اور سفر پر جائے یا سفر میں مسح کرے اور قیام کرے تو قیام کے مسح کی تکمیل ہوگی۔

مبطلات: موزوں کا مسح تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔موزے نکال دیے جائیں۔

۲۔مدت گزر جائے۔

۳۔یا غسل واجب ہوجائے۔

غسل

موجبات: وہ امور جن کے وجود میں آنے سے غسل واجب ہوتا ہے چھ ہیں، تین امور مرد اور عورت دونوں کے لیے عام ہیں:

۱۔مرد اور عورت کی شرم گاہوں کا ملنا۔

۲۔منی نکلنا۔

۳۔موت۔

تین امور عورت کے لیے مخصوص ہیں:

۱۔حیض۔

۲۔نفاس۔

۳۔ولادت۔

فرایضِ غسل: غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

۱۔نیت کرنا: ''نَوَیْتُ فَرْضَ الْغُسْلِ'' میں فرض غسل کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔نجاست کا دور کرنا اگر بدن پر ہو۔

۳۔پانی بہانا تمام بدن پر اور بالوں میں۔

سنتیں: غسل کی سنتیں پانچ ہیں:

۱۔بسم اللہ کہنا۔

۲۔غسل سے پہلے وضو کرنا۔

۳۔بدن پر ہاتھ پھیرنا۔

۴۔مسلسل دھونا۔

۵۔اور دائیں جانب کو بائیں سے پہلے دھونا۔

مسنون غسل: سترہ غسل مسنون ہیں:

۱۔جمعہ کا غسل۔

۲۔میت کو نہلانے کے بعد۔

۳۔عیدالفطر کے دن۔

۴۔عیدالاضحیٰ کے دن۔

۵۔بارش کی نماز کے وقت۔

۶۔سورج گہن کی نماز کے وقت۔

۷۔چاند گہن کی نماز کے وقت۔

۸۔کافر جب اسلام لائے۔

۹۔مجنون۔

۱۰۔اور بے ہوش جب ہوش میں آئے۔

۱۱۔حج کی نیت کرتے وقت۔

۱۲۔مکہ میں داخل ہوتے ہوئے۔

۱۳۔عرفہ میں ٹھہرنے کے لیے۔

۱۴۔مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے۔

۱۵۔۱۶۔جمروں کو کنکریاں مارنے کے لیے (دونوں دن)۔

۱۷۔مدینہ میں داخل ہوتے وقت۔

تیمّم

شرایط: تیمم کے پانچ شرایط ہیں:

۱۔سفر یا بیماری کا عذر ہو۔

۲۔نماز کا وقت آجائے۔

۳۔پانی کو تلاش کر چکے۔

۴۔پانی کا استعمال دشوار ہو۔

۵۔مٹی پاک ہو اور اس میں غبار ہو۔

فرایض: تیمم میں چار چیزیں فرض ہیں:

۱۔نیت: ''نویت استباحة فرض الصلاة'' میں فرض نماز کے جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔چہرے کا مسح۔

۳۔دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح۔

چہرے اور ہاتھوں کے لیے علی حدہ مٹی پر ہاتھ مارنا بھی فرض ہے۔

۴۔ترتیب۔

سنتیں: تیمم کی سنتیں تین ہیں:

۱۔بسم اللہ کہنا۔

۲۔داہنے ہاتھ کا مسح بائیں سے پہلے کرنا۔

۳۔مسلسل مسح کرنا۔

مبطلات: تیمم تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔ان امور سے جن سے وضو ٹوٹتا ہے۔

۲۔پانی نظر آنے سے جب کہ نماز میں نہ ہو۔

۳۔مرتد ہونے سے۔

جبیرہ: زخم کی پٹی پر مسح کر کے تیمم کرے اور نماز پڑھے تو دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں، بشرطیکہ پٹی پاک جگہ پر باندھی گئی ہو۔

متفرق: ہر فرض نماز کے لیے علی حدہ تیمم کرے اور ایک تیمم سے جتنی نفل نمازیں چاہے ادا کرے۔

نماز

فرض نمازیں پانچ ہیں: صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

صبح کی دو رکعت ہیں اور اس کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع کے بعد ہے اور اختیاری وقت (ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ وقت مستحب ہے) روشنی نکلنے تک اور وقتِ جواز سورج کے طلوع تک ہے۔

ظہر کی چار رکعت ہیں۔ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور جب کہ ہر چیز کا سایہ، سایۂ اصلی (سایۂ اصلی ٹھیک زوال کے وقت کا سایہ ہے) کے علاوہ مثل

(جس چیز سے سایہ ناپا جائے اس کے طول کے برابر سایہ کو سایہ مثل کہتے ہیں) کے سایے کے برابر ہو جائے ختم ہو جاتا ہے۔

عصر کی چار رکعت ہیں۔عصر کا اول وقت اس وقت ہوتا ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ، سایۂ اصلی کے علاوہ اس کے مثل سے زیادہ ہو جائے اور آخر وقتِ اختیاری دو مثل کے سایہ تک اور وقتِ جواز سورج کے غروب تک ہے۔

مغرب کی تین رکعت ہیں۔مغرب کا وقت سورج کے غروب کے بعد ہے، اس انداز پر کہ اذان دی جائے، وضو کرے، کپڑے پہنے، اقامت کہے اور پانچ رکعت نماز پڑھے۔اور وقتِ جواز شفق کی سرخی کے غائب ہونے تک ہے۔

عشاء کی چار رکعت ہیں۔عشاء کا وقت شفق کی سرخی غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، اختیاری وقت ایک تہائی رات گزرنے تک اور وقتِ جواز صبح صادق کے نمودار ہونے تک ہے۔

سنت نمازیں پانچ ہیں:

۱۔عید الاضحیٰ۔

۲۔عید الفطر۔

۳۔سورج گہن۔

۴۔چاند گہن۔

۵۔اور بارش کے لیے۔

ان کی فضیلت اسی ترتیب سے ہے اور ان میں جماعت بھی مطلوب ہے۔

سنت نمازیں جو فرض کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، دس رکعتیں ہیں: دو صبح سے پہلے، دو ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد۔

وتر کی اقلِ تعداد ایک رکعت ہے، مگر ادنیٰ کمال تین رکعتیں ہیں۔

دس رکعت موکدہ کے علاوہ بارہ رکعت غیر موکدہ ہیں: دو ظہر سے پہلے اور دو بعد،

چار عصر سے پہلے، دو مغرب سے پہلے اور دو عشاء سے پہلے۔

نفل نمازیں جو فرض کے تابع نہیں ہیں اور جن کی تاکید ہے تین ہیں:

۱۔تراویح کی نماز۔

۲۔ضحیٰ کی نماز یعنی دن چڑھنے کے بعد کی۔

۳۔تہجد کی نماز۔

نفل نمازیں جن کی تاکید نہیں ہے چار ہیں:

۱۔تحیۃ المسجد۔

۲۔سنت الوضوء۔

۳۔نماز تسابیح۔

۴۔نماز استخارہ۔

واجب ہونے کی شرطیں: نماز واجب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱۔اسلام۔

۲۔بلوغ۔

۳۔اور عقل۔

صحیح ہونے کی شرطیں: نماز صحیح ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

۱۔طہارتِ بدن اور لباس۔

۲۔ستر۔

۳۔جگہ کی طہارت۔

۴۔نماز کے وقت کا علم۔

۵۔استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

استقبالِ قبلہ دو حالتوں میں جائز ہے:

۱۔شدتِ خوف میں۔

۲۔اور نفل میں سواری پر سفر کرنے کی صورت میں۔

نماز کے ارکان سترہ ہیں:

۱۔نیت: ''**نويت فرض الظهر أربع ركعات مستقبلا إلى الكعبة تابعا للإمام لله تعالى**'' میں نیت کرتا ہوں فرض ظہر کے چار رکعتوں کی، قبلہ کی طرف رخ کر کے، امام کے پیچھے، اللہ تعالیٰ کے لیے۔

۲۔قیام۔

۳۔تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبر'' نیت کے ساتھ۔

۴۔سورہ فاتحہ۔

۵۔رکوع۔

۶۔رکوع میں طمانینت۔

۷۔اعتدال یعنی رکوع کے بعد کھڑا رہنا۔

۸۔اور اعتدال میں طمانینت۔

۹۔دو سجدے۔

۱۰۔اور سجدوں میں طمانینت۔

۱۱۔دو سجدوں کے درمیان جلوس۔

۱۲۔اور جلوس میں طمانینت۔

۱۳۔جلوسِ آخر یعنی آخری نشست۔

۱۴۔جلوس آخر میں نشست۔

۱۵۔جلوس آخر میں التحیات پڑھنا۔

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْن، أَشْهَدُ أَنْ لَاإلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔تمام برکت وعظمت والے کلمے،تمام نمازیں اورتمام نیک اعمال اللہ کے لیے ہیں، سلام ہوآپ پراے نبی، اوراللہ کی رحمت اوراس کی برکتیں آپ پرنازل ہوں،اورسلام ہوہم پراوراللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سواکوئی معبودنہیں اور میں گواہی دیتاہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

١٦۔جلوسِ آخر میں درودپڑھنا:

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّد کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ،اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ“۔

ترجمہ:۔اے اللہ محمد ﷺ پراورمحمد کے آل پررحمت نازل فرما،جیسے تونے ابراہیم اوران کی آل پررحمت نازل فرمائی، بے شک توہی تعریف کے لائق اوربڑی بزرگی والاہے،اورمحمداوران کی آل پربرکت نازل فرما،جیسے تونے ابراہیم اوران کی آل پربرکت نازل فرمائی،بے شک توہی تمام جہانوں میں تعریف کے لائق اوربڑی بزرگی والاہے۔

اس کے بعد یہ دعاپڑھے جوارکان میں داخل نہیں ہے:

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ “(اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتاہوں قبر کےعذاب سےاور دوزخ کےعذاب سےاورزندگی اورموت کے فتنہ سےاور مسیحِ دجال کے فتنہ سے)

١٧۔پہلاسلام۔

نماز کی سنتیں: نمازمیں داخل ہونے سے پہلے دوامورمسنون ہیں:

١۔اذان۔

٢۔اقامت۔

اذان:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ،اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ،حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے،اللہ سب سے بڑا ہے،اللہ سب سے بڑا ہے،اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کےسواکوئی معبودنہیں، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کےسواکوئی معبودنہیں، میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ کےرسول ہیں، میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نمازکی طرف آؤ،نمازکی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے،اللہ سب سے بڑا ہے،اللہ کےسواکوئی معبودنہیں۔

فجرکی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کےبعد ”اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ“ (نمازنیند سےبہترہے) بھی دومرتبہ کہاجائے۔

اذان اوراقامت سننے والے کے لیے سنت ہے کہ اذان اوراقامت کے الفاظ دہرائے،البتہ حیعلتین کےجواب میں ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ “کہےاور ”اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ “کےجواب میں ”صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ “(تونےسچ کہااورتونےنیکی کی) کہے،اور ”قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ “کےجواب میں ”اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا وَاجْعَلْنِیْ مِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا “(اللہ تعالی اس نمازکوقائم رکھےاورہمیشہ رکھےاورمجھ کونمازکےنیک لوگوں میں سے بنائے)کہے۔

اوراذان ختم ہونے کےبعد درودپڑھےاوردرود کےبعد دعامانگے:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" اے اللہ! اس مکمل دعا اور قائم کی جانے والی نماز کے پروردگار! محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور ان کو مقام محمود سے سرفراز فرما، جس کا تو نے وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اقامت: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

أَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْقَامَتِ الصَّلٰوة

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، نماز کھڑی ہو چکی، نماز کھڑی ہو چکی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابعاض: نماز کی حالت میں دو سنتیں ہیں جن کے چھوٹ جانے پر سجدہ سہو کے لیے حکم ہے:

۱۔تشہد اول۔

۲۔قنوت۔

تشہد اول دو سے زیادہ رکعتوں والی نمازوں میں پہلی دو رکعتوں کے بعد **التحیات المبارکات** سے **اللهم صل علی محمد** تک پڑھے۔

قنوت صبح کی دوسری رکعت اور رمضان کے نصف آخر میں وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ (نَا) فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِیْ (نَا) فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِیْ (نَا) فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ (نَا) شَرَّ مَاقَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ (نستغفرك) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَاَتُوْبُ (نتوب) اِلَيْكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ. ترجمہ:۔اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے، ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی ہے اور تو میرا کارساز بن جا ان لوگوں کے ساتھ جن کا تو کارساز بنا ہے، اور مجھے برکت عطا کر ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا کی ہیں اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا، وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو سرپرست ہو، اور وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا جس کو تو اپنا دشمن قرار دے، اے ہمارے پروردگار! تو ہی برکت والا ہے اور تو ہی بلند و برتر ہے، جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، اس کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں، اللہ تعالی رحمت بھیجے ہمارے آقا محمد پر جو اُمی ہیں، ان کے آل واصحاب پر اور سلامتی و برکت نازل فرمائے۔

جماعت میں امام جمع کا صیغہ جو قوسین میں لکھا ہے پڑھے اور مقتدی دعا میں آمین کہے اور ثناء میں شرکت کرے۔

هیئات وہ سنتیں ہیں جن کے چھوٹ جانے پر سجدہ سہو نہیں ہیں پندرہ ہیں:

۱۔رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع کے بعد، اور تشہد اول کے بعد اٹھتے ہوئے۔

۲۔سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا۔

۳۔توجیہ یا دعائے استفتاح۔

"وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً مُّسْلِماً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"۔

ترجمہ: میں نے اپنا رخ کرلیا اس ذات کی طرف جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا، سب سے کٹ کر فرماں بردار ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

۴۔تعوذ یعنی "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہنا آہستہ آواز سے۔

۵۔سورہ فاتحہ اور دوسرے سورہ کا صبح میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جہر یعنی آواز سے پڑھنا (جہر اتنی آواز سے پڑھنا کہ قریب کا شخص سن سکے)۔

۶۔بقیہ نمازوں اور رکعتوں میں سرّ یعنی آہستہ آواز سے پڑھنا (سرّ اتنی آواز سے پڑھنا جس کو خود سن سکے)۔

۷۔تامین۔آواز سے آمین کہنا۔

۸۔پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑھنا۔

۹۔تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا رکوع اور سجدوں کے لیے جھکتے وقت اور سجود اور تشہد اول سے اٹھتے وقت۔

۱۰۔رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" (اللہ نے اس کو سنا جس نے اس کی تعریف کی)۔رکوع سے اٹھتے وقت "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" (اے ہمارے پوردگار! تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تو ہی شکر کا مستحق ہے) اور کھڑے ہونے پر۔

۱۱۔تسبیح: رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" (میں بزرگ مرتبت پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں) اور سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" (میں اپنے اعلی مرتبت

پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں)۔

۱۲۔تشہد کے لیے بیٹھتے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور جب تشہد میں "الا اللہ" کہے تو داہنے ہاتھ کی کلمہ انگلی سے توحید کا اشارہ کرنا۔

۱۳۔افتراش جملہ نشستوں میں۔افتراش بائیں ٹخنے پر اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ داہنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے زمین پر ٹکے ہوئے ہوں۔

۱۴۔تورّک آخری نشست میں یعنی افتراش کی ہیئت سے بایاں پاؤں داہنے جانب نکلے اور چوتڑ پر بیٹھے۔

۱۵۔دوسرا سلام۔

اختلاف ھیئات: ہیئات میں مرد اور عورت میں پانچ چیزوں میں اختلاف ہے:

۱۔مرد دونوں کہنیاں پہلو سے اور پیٹ رانوں سے رکوع میں جدا رکھے۔
عورت کہنی کو پہلو سے اور پیٹ کو ران سے رکوع میں ملائے رکھے۔

۲۔اور سجدوں میں جدا رکھے۔
اور سجدوں میں ملائے رکھے۔

۳۔جہر کے موقع پر جہر سے پڑھے۔
عورت آواز کو پست کرے اجنبی مرد کی موجودگی میں۔

۴۔جب نماز میں کوئی کام پڑے تو تسبیح پڑھے۔
عورت تالی بجائے جب نماز میں کوئی کام پڑے۔

۵۔مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔
عورت کا پورا بدن سوائے چہرے اور ہاتھ کے ستر کے لائق ہے۔

مبطلات نماز: نماز گیارہ چیزوں سے ٹوٹتی ہے:

۱۔بات کرنے سے۔

۲۔زیادہ کام کرنے سے۔

۳۔وضوٹوٹنے سے۔

۴۔نجاست سے۔

۵۔سترکھل جانے سے۔

۶۔نیت تبدیل ہونے سے۔

۷۔قبلہ سے پلٹ جانے سے۔

۸۔کھانے سے۔

۹۔پینے سے۔

۱۰۔آواز سے ہنسنے سے۔

۱۱۔اورمرتد ہونے سے۔

مکروہات: نماز میں مکروہ ہے؛چہرہ ادھرادھرموڑنا،آسمان کی طرف دیکھنا، کپڑوں کوسمیٹنا،ایک پاؤں پر کھڑا رہنا،حوائج (پیشاب پاخانہ وغیرہ ضروریات) کوروکنا، گندی جگہ پرنماز پڑھنا،قبر کی طرف رخ کرنا، دھاٹہ باندھ کریانقاب چھوڑ کر پڑھنا، دوسرا سورہ نہ پڑھنا،ٹیک دینا، آہستہ کی جگہ آواز سے اورآواز کی جگہ آہستہ سے پڑھنا،نیند کے غلبہ میں اوردوسرے شخص کے مقابلہ میں نماز پڑھنا۔

سترۃ المصلی: وہ چیز ہے جس کوآڑ کے لیے آگے رکھ کرنماز پڑھتے ہیں۔اس کی بلندی دوتہائی ہاتھ یعنی ایک فٹ کافی ہے۔دیوار کی طرف یا کسی چیز کوقائم کر کے نماز پڑھنا اوردرمیان سے گزرنے والے کوروکنامسنون ہے۔مصلّی کے سامنے سے گزرنا حرام ہے۔

بیمار کے نماز پڑھنے کاطریقہ یہ ہے کہ فرض نماز میں قیام سے عاجز ہوتو بیٹھ کراور بیٹھنے سے عاجز ہوتو کروٹ لیٹ کرپڑھے۔

متروکات: نماز سے تین قسم کے امورترک ہوسکتے ہیں:فرض،سنت اورہیئت۔

فرض کی تکمیل سجدہ سہو سے نہیں ہوسکتی، بلکہ جب یادآئے اورزمانہ قریب ہوتو اس کو اداکرے اورسجدہ سہوکرے۔

سنت (سنت کی مثال تشہداول اورقنوت ہے) چھوٹ جائے اورفرض میں مصروف ہوجائے تو واپس نہ آئے،لیکن سجدہ سہوکرے۔

ہیئت کے چھوٹ جانے پرغورنہ کرے اورنہ سجدہ سہوکرے۔

پڑھی ہوئی رکعتوں کی تعداد میں شک ہوتو کم تعداد پرعمل کرے اورسجدہ سہوکرے۔

سجدہ سہو سنت ہیں اوران کی تعداد دو ہے۔خواہ کتنی ہی مرتبہ نماز میں غلطی ہوجائے۔سجدہ سہو کاعمل نماز کے آخر میں سلام سے پہلے ہے۔ان سجدوں میں یہ تسبیح پڑھے:

"سُبْحَانَ مَن لَّا یَنَامُ وَلَا یَسْھُوْ" اللہ تعالی پاک ہے جو نہ سوتا ہے اورنہ بھولتا ہے۔

سجدۂ تلاوت: قرآن کی تلاوت میں چودہ آیتوں پرسجدہ کرنا مسنون ہے۔

نماز سے باہرسجدۂ تلاوت کے چارارکان ہیں:

۱۔تکبیرتحریمہ نیت کے ساتھ۔

۲۔سجدہ۔

۳۔جلوس۔

۴۔اورسلام۔

سجدۂ تلاوت کے صحیح ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جونماز کے لیے مقرر ہیں۔سجدہ میں جاتے اورسجدہ سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہے۔سجدہ میں یہ دعاپڑھے:

"سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ" (اللہ تعالی کے لیے میرا چہرہ جھکا جس نے اس کو پیدا کیا،اس کی صورت بنائی اوراس کی سماعت وبصارت کھول دی اپنی طاقت اورقوت سے)۔

سجدۂ شکر بیرونِ نماز سنت ہے،کسی نعمت کے حاصل ہونے یادشمن پرفتح پانے اورمریض کے شفاپانے پر۔سجدۂ شکر کیفیت اورشرائط میں سجدہ تلاوت کے مانند ہے۔

مکروہ اوقات (مکروہ تحریمی): پانچ وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے،سوائے کسی سبب کے جیسا کہ فوت شدہ نماز یا کسوف کی نماز:

۱۔صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔

۲۔سورج کے طلوع سے ایک نیزہ برابر بلند ہونے تک۔

۳۔سورج سر پر ہو۔

۴۔عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

۵۔سورج غروب ہوتے وقت۔

جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنا فرض کفایہ (وہ فرض جو بعض کے ادا کرنے سے باقی لوگوں کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے) ہے۔امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کرنا واجب ہے: "تَابِعًا لِلْإِمَامِ"۔رکوع میں طمانیت یعنی سکون کی حالت میں شریک ہوا تو رکعت مل گئی۔

جائز ہے کہ آزاد شخص غلام کے پیچھے اور بالغ شعور والے کے پیچھے نماز پڑھے۔

عورت کے پیچھے مرد کی اور اُمّی یعنی ان پڑھ کے پیچھے قاری کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔اس شخص کے پیچھے بھی نماز صحیح نہیں ہو سکتی جس نے امام کے پیچھے نماز شروع کی تھی۔مسجد میں امام کے تابع نماز پڑھے اور امام کی نماز سے باخبر ہو اور امام سے آگے نہ ہو تو کافی ہے۔امام مسجد میں ہو اور ماموم مسجد کے باہر ہو مگر قریب اور باخبر ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو جائز ہے۔

قصر چار رکعت والی فرض نمازوں میں دو رکعت پڑھنے کو کہتے ہیں۔قصر مسافر کے لیے چھ شرائط کی موجودگی میں جائز ہے:

۱۔سفر گناہ کے کام کے لیے نہ ہو۔

۲۔مسافت سولہ فرسخ یعنی اڑتالیس میل ہو۔

۳۔ادا نماز ہو۔

۴۔قصر کی نیت تکبیر تحریمہ کے وقت کرے۔

۵۔پوری نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہ پڑھے۔

۶۔اور منزل مقصود کا علم ہو۔

جب قیام کی نیت کرے یا آمد و رفت کے دو دنوں کے علاوہ وہ پورے چار دنوں کے

قیام کی نیت کرے تو قصر کا حکم باقی نہیں رہتا۔اگر قیام کی مدت کا تعین نہ کر سکے تو اٹھارہ دنوں تک قصر کر سکتا ہے۔

جمع: مسافر کے لیے ظہر اور عصر کو اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں جمع کرنا جائز ہے۔

مقیم کے لیے بارش میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی دو دو نمازیں پہلی نماز کے وقت جمع کرنا جائز ہے۔

جمعہ

جمعہ واجب ہونے کی شرطیں: جمعہ کی نماز سات شرائط کی موجودگی میں واجب ہوتی ہے:

۱۔اسلام۔

۲۔بلوغ۔

۳۔عقل۔

۴۔آزادی۔

۵۔ذکورت (مرد ہونا)۔

۶۔صحت۔

۷۔اقامت۔

صحیح ہونے کی شرطیں: جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

۱۔بستی ہو۔

۲۔جمعہ کی اہلیت رکھنے والے چالیس افراد ہوں۔

۳۔ظہر کا وقت ہو۔

۴۔دو خطبے۔

۵۔ دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ۔

دوسری رکعت کے بعد شریک ہوا تو جمعہ کی نیت کرے لیکن ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔ جمعہ کی نماز میں سنت رکعتیں اتنی ہی ہیں جتنی ظہر میں ہیں۔

مسنونات: جمعہ میں چار چیزیں مسنون ہیں:

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ سفید لباس پہننا۔

۳۔ ناخن تراشنا۔

۴۔ خوشبو لگانا۔

مستحب ہے کہ خاموش رہے اور خطبہ سنے۔

۵۔ جب مسجد میں داخل ہوا اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو ہلکی رکعتیں تحیۃ المسجد کی پڑھ کر بیٹھ جائے۔

عیدین

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازیں سنت موکدہ ہیں۔ نماز کا وقت سورج کے طلوع اور زوال کے درمیان ہے، لیکن مستحب ہے کہ سورج کے ایک نیزہ برابر بلند ہونے تک انتظار کرے۔

عیدالفطر میں تاخیر کرنا اور نماز سے پہلے کچھ کھانا اولیٰ ہے۔ عیدالاضحیٰ میں جلدی کرنا اولیٰ ہے۔

عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے اور سینے کے نیچے ہاتھ باندھے اور تسبیح پڑھے:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''

ان تکبیروں کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھے۔

دوسری رکعت میں قیام کی تکبیر کے بعد پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور تکبیروں کے بعد سورہ

فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھے۔

نماز کے بعد دو خطبے دے، پہلے میں نو مرتبہ اور دوسرے میں سات مرتبہ تکبیر کہے۔

عیدالفطر سے پہلے کی رات کو سورج غروب ہونے سے عید کی نماز تک، اور عیدالاضحیٰ میں نمازوں کے بعد عرفہ کے دن کی صبح سے تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتا رہے۔

گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

تکبیر یہ ہے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ''۔

فطرہ و قربانی: عیدالفطر کے فطرہ کا بیان زکات میں اور عیدالاضحیٰ کی قربانی کا بیان ذبیحہ میں لکھا گیا ہے۔

کسوف یعنی سورج گہن اور خسوف یعنی چاند گہن

سورج گہن اور چاند گہن کی نمازیں سنت موکدہ ہیں، جن کے چھوٹ جانے پر قضا نہیں۔ ہر ایک کے لیے دو دو رکعت نماز مسنون ہے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے دے۔

کسوف کی نماز آہستہ اور خسوف کی نماز آواز سے پڑھے۔

استسقاء

استسقاء خشک سالی میں پانی کے لیے نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کو کہتے ہیں۔

استسقاء کی دو رکعت سنت موکدہ ہے۔ توبہ کرنے، خیرات کرنے، ظلم نہ کرنے، آپس کی دشمنی مٹانے اور تین دن روزے رکھنے کا امام حکم دے اور چوتھے دن سب کو ساتھ لے کر روزے کی حالت میں غریبانہ لباس پہن کر عاجزی اور انکساری کے ساتھ نکلے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور امام اور دوسرے لوگ اپنی چادروں کو الٹ کر کثرت سے دعا اور استغفار کریں اور اس آیت کو پڑھیں:

''اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا''

اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، تمہارے لیے موسلا دھار بارش بھیجے گا۔

نمازِ خوف

جونمازخوف کی حالت میں پڑھی جاتی ہےاس کی چار صورتیں ہیں:

۱۔دشمن قبلہ کی جہت میں نہ ہوتو امام جماعت کو دوفرقوں میں تقسیم کرے۔ایک فرقہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہے اور دوسرا امام کے پیچھے رہے اور امام اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔پھر یہ فرقہ اپنی نماز خود سے مکمل کرے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے۔ دوسرا فرقہ آئے اور امام اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور یہ فرقہ اپنی نماز مکمل کرے،اور امام اس فرقہ کے ساتھ سلام پھیرے۔

۲۔دشمن قبلہ کی جہت میں ہوتو امام جماعت کی دو صفیں بنائے اور ان سب کے ساتھ نماز کی نیت کرے۔امام کے ساتھ پہلی رکعت میں ایک صف دونوں سجدے کرے اور دوسری صف کے لوگ اس صف کی حفاظت کریں اور جب امام سجدوں سے سر اٹھائے تو دوسری صف کے لوگ اپنے سجدوں کی تکمیل کرکے امام کے ساتھ مل جائیں۔

۳۔لڑائی گھمسان ہواور شدید خوف ہوتو ہر شخص جس طرح ممکن ہو اپنی نماز فرداً فرداً ادا کرے؛ پیادہ ہو یا سوار، قبلہ رُو ہو سکے یا نہ ہو سکے۔

۴۔دشمن قبلہ کی جہت میں نہ ہوتو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ امام جماعت کو دوفرقوں میں تقسیم کرے اور ہر ایک فرقہ کے ساتھ امام پوری نماز پڑھے۔

جنایز

جنایز جنازہ کی جمع ہے۔

حکم: میت کے بارے میں چار چیزیں فرض کفایہ ہیں:غسل،کفن،نماز اور دفن۔

غسل: میت کو طاق مرتبہ نہلائے۔پہلے میں بیری کا پتّا یا صابون وغیرہ،اور آخر میں تھوڑا سا کافور استعمال کرے۔شہید اور سقط کو غسل نہ دے اور نہ ان پر نماز پڑھے۔سقط اس غسل کو کہتے ہیں جس کے چھ مہینے نہ ہوئے ہوں۔

کفن: کفن تین سفید لفافوں کا واجب ہے اور مرد کے لیے یہی افضل ہے۔ عورت کے لیے اِزار، اوڑھنی، قمیص اور دو لفافے افضل ہیں۔

نماز جنازہ کے ارکان:نماز جنازہ کے سات ارکان ہیں:

۱۔نیت؛''نَوَیْتُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی هٰذَا الْمَیِّتِ ''میں اس میت کے نماز کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔قیام۔

۳۔چار تکبیرات بشمول تکبیر تحریمہ، ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے اور سینے کے نیچے ہاتھ باندھے۔

۴۔پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ۔

۵۔دوسری تکبیر کے بعد درود، اقل درود''اللھم صل علی محمد ''اور اکمل درود اللھم صل علی محمد سے حمید مجید تک ہے۔

۶۔تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا مانگے۔اقل دعا''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ''ہے اور کامل دعا یہ ہے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِحَیِّنَاوَمَیِّتِنَاوَشَاھِدِنَاوَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَاوَذَکَرِنَاوَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّافَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّافَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ (لَهَا) وَارْحَمْهُ (لَهَا) ''.

ترجمہ:اے اللہ! ہمارے زندوں کی، ہمارے مردوں کی، ہم میں موجود لوگوں کی، اور ہم میں غیر حاضر لوگوں کی، ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی، ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! ہم میں سے جس کو بھی تو زندہ رکھ، اس کو اسلام کی حالت میں

زندہ رکھ، اور ہم میں سے جس کو وفات دے تو ایمان کی حالت میں وفات دے۔

(میت عورت کی ہو تو قوسین کی ضمیر مونث پڑھے)

میت بچے کی ہو تو آخری خط کشیدہ دعا کے بدلے یہ دعا پڑھے:

''''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِّاَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَذُخْرًا وَعِظَةً وَاعْتِبَارًا وَشَفِيْعًا، وَثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا، وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ.

ترجمہ: اے اللہ! اس بچے کو اس کے والدین کی نجات کے لیے آگے جانے والا اور پیشرو بنا، اور ذخیرۂ آخرت اور نصیحت وعبرت کا سامان بنا، اور سفارشی بنا، اور اس کے ذریعے ان کے پڑلے کو بھاری فرما، اور ان کے دلوں کو صبر سے بھر دے، اور اس کے بعد انھیں آزمائش میں مبتلا نہ فرما، اور نہ اس کے اجر سے محروم فرما۔

اس کے بعد عام طور پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

''اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ''

اے اللہ! ہم کو اس کے اجر سے محروم مت فرما اور ہم کو اس کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ فرما، پس ہم کو اور اس کو بخش دے۔

۷۔ چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔

متفرق: مسنون ہے کہ نماز جنازہ میں تین یا زیادہ طاق صفوں میں آہستہ آواز میں تعوذ کے ساتھ مگر بغیر توجیہ یعنی ''وجهت وجهي'' کے پڑھے۔

نماز جنازہ غائب اور مدفون پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

دفن: لحد میں میت کو سیدھی کروٹ قبلہ رُو دفن کرے۔ لحد ایسی قبر کو کہتے ہیں جس کے نچلے حصہ میں قبلہ کی جانب اتنا کھودیں کہ اس میں میت سما سکے۔ قبر گہرائی ساڑھے چار ہاتھ ہو۔ قبر کو مسطح بنائے، پختہ نہ کرے اور اس پر عمارت تعمیر نہ کرے۔

بغیر ضرورت کے دو میتوں کو ایک قبر میں دفن نہ کرے۔

متفرق: میت پر رونے میں مضائقہ نہیں لیکن چیخے چلائے نہیں اور نہ کپڑا پھاڑے۔

دفن کے بعد رشتے داروں کے ساتھ تعزیت ادا کرے۔

زکات

شرایط: زکات کے واجب ہونے کے لیے چھ شرایط ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ ملکیت۔

۴۔ نصاب یعنی مقررہ مقدار۔

۵۔ ایک سال کی مدت۔

۶۔ چرائی۔

ہر چیز کا نصاب جدا گانہ ہے، غلّے اور پھل کے لیے مدت کی شرط نہیں ہے۔ چرائی کی شرط جانوروں کے لیے ہے۔

زکات کی چیزیں: وہ چیزیں جن پر زکات واجب ہے پانچ ہیں:

۱۔ چوپائے۔

۲۔ قیمتی چیزیں۔

۳۔ غلہ۔

۴۔ پھل۔

۵۔ تجارت کا مال۔

چوپائے (ان جانوروں میں ان کے نَر و مادہ اور مختلف اقسام شریک ہیں) میں صرف اونٹ، گائے اور بکری پر زکات واجب ہے۔ نصاب اونٹ کا پانچ سے، گائے کا تمیں سے اور بکری کا چالیس سے شروع ہوتا ہے۔

قیمتی چیزوں میں سونے اور چاندی پر زکات واجب ہے۔ سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے (۹۶ گرام) اور اس کا چالیسواں حصہ نصف مثقال یعنی دو ماشے دو رتّی اور اسی حساب سے زکات ہے۔

چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولے (۶۷۲ گرام) اور اس کا چالیسواں حصہ پانچ درہم ایک تولہ تین ماشے پانچ رتی اور اسی حساب سے زکات ہے۔

مباح زیورات پر زکات نہیں ہے۔

غلّے میں زکات واجب ہونے کے لیے مزید دو شرائط ہیں:

۱۔ بویا ہوا ہو۔

۲۔ غذا کے قسم سے ہو۔

پھل میں کھجور اور انگور پر زکات ہے۔ غلّے اور پھل کا نصاب بغیر بھوسے اور چھلکے کے پانچ وسق تقریباً نوسو سیر ہے۔ (سات سو بیس کلو)

قدرتی بارش یا بہتے ہوئے پانی سے سیراب کیا گیا ہو تو دسواں حصہ اور کشیدہ پانی سے سیراب کیا گیا ہو تو بیسواں حصہ زکات کی مقدار ہے اور اسی طرح۔

مالِ تجارت کی مالیت کا تعین خریدی ہوئی قیمت پر سال کے آخر میں ہوگا اور چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکات ہوگی۔

معدن (کان): سے جس وقت جس قدر سونا اور چاندی برآمد ہو اس کا چالیسواں حصہ زکات ہوگی۔

دفینہ: زمین میں دفن کیا ہوا سونا یا چاندی برآمد ہو تو اس کا پانچواں حصہ زکات ہے۔

فطرہ کی زکات: چار شرطوں پر واجب ہوتی ہے:

۱۔ اسلام۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ رمضان کے آخری دن سورج کا غروب۔

۴۔ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے عید کے دن کے نفقہ سے زائد ہو۔

فطرہ کی مقدار شہر کے غلّے سے فی کس ایک صاع یعنی تین سیر (دو کلو چار سو گرام) ہے۔

زکات کے مستحقین: آٹھ طبقوں کے لوگ زکات پانے کے مستحق ہیں:

۱۔ فقراء۔

۲۔ مساکین۔

۳۔ عاملین۔

۴۔ نومسلمین۔

۵۔ غلام کو آزادی کے حصول کے لیے۔

۶۔ مقروضین۔

۷۔ غزات؛ غازی کی جمع۔

۸۔ مسافرین۔

ممنوعین زکات: پانچ طبقوں کے لوگوں کو زکات دینا جائز نہیں ہے:

۱۔ تونگر۔

۲۔ غلام۔

۳۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب۔

۴۔ کافر۔

۵۔ اپنے ذمے جن کی پرورش ہو۔

روزہ

واجب ہونے کی شرطیں: روزے واجب ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔عقل۔

۴۔قدرت۔

صحیح ہونے کی شرطیں: روزے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرائط ہیں:

۱۔اسلام۔

۲۔تمیز۔

۳۔حیض ونفاس سے پاکی۔

۴۔دن روزے کے لائق ہو۔

۵۔صبح صادق اورغروب کے اوقات سے واقف ہو۔

ارکان: روزے کے ارکان چار ہیں:

۱۔نیت: ''نَوَیْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰی'' (میں اس سال کے رمضان کے کل کے روزے کی اللہ تعالیٰ کے لیے نیت کرتا ہوں)

۲۔کھانے پینے سے پرہیز۔

۳۔جماع سے پرہیز۔

۴۔عمداً قئے کرنے سے پرہیز۔

مبطلات: روزہ دس باتوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔۲۔عمداً کسی چیز کو سر یا پیٹ پہنچانے سے۔

۳۔حقنے کے ذریعہ کسی چیز کو شرم گاہ میں داخل کرنے سے۔

۴۔عمداً قئے کرنے سے۔

۵۔شرم گاہ میں جماع کرنے سے۔

۶۔انزال ہونے سے مباشرت یعنی مساس وغیرہ کی وجہ سے۔

۷۔حیض۔

۸۔نفاس۔

۹۔جنون۔

۱۰۔مرتد ہونے سے۔

مستحبات: روزے میں تین باتیں مستحب ہیں:

۱۔افطار میں جلدی کرنا۔افطار کے بعد کہے:''اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَبِکَ آمَنْتُ ''(اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق پر افطار کیا اور تجھ پر ایمان لایا)۔

۲۔سحری کرنے میں دیر کرنا۔

۳۔فحش کلامی ترک کرنا۔

پانچ دنوں میں روزے رکھنا حرام ہے:عیدین کے دو اور تشریق کے تین یعنی ۱۱ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔

شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ (مکروہِ تحریمی) ہے، سوائے اس کے کہ اس دن روزہ رکھنے کی عادت ہو۔

کفارہ: رمضان کے روزے کے دن عمداً شرم گاہ میں جماع کرنے سے روزے کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔کفارہ یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے، یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے، یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو فی کس ایک مُدّ یعنی بارہ چھٹانک (۶۰۰ گرام) کے حساب سے غلّہ دے۔

اگر کوئی شخص فرض روزہ اپنے ذمہ رکھ کر وفات پائے تو ہر روزے کے لیے ایک مدّ یعنی بارہ چھٹانک غلّہ دے۔

بوڑھا شخص روزہ نہ رکھ سکے تو ہر روزے کے لیے ایک مدّ غلہ دے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کی ذات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑے اور روزے قضا کرے اور اگر بچے کو نقصان کا اندیشہ ہو تو بھی روزہ توڑے لیکن اُس پر قضا اور فدیہ روزانہ ایک مُدّ کے حساب سے واجب ہوں گے۔

مریض اور مسافر طویل اور مباح سفر میں روزہ توڑ سکتے ہیں لیکن قضا واجب ہے۔

اعتکاف

اعتکاف مسجد میں قیام کرنے کو کہتے ہیں۔اعتکاف سنت ہے،اس کی تین شرطیں ہیں:

۱۔نیت کرے۔

۲۔مسجد میں قیام کرے۔

۳۔نذر کیے ہوئے اعتکاف سے نکل نہیں سکتا،سوائے انسانی ضرورت یا مرض کے باعث جس کے ساتھ میں قیام کرنا ممکن نہ ہو۔اعتکاف جماع سے ٹوٹتا ہے۔

حج

واجب ہونے کی شرطیں: پانچ شرطیں پائی جائیں تو حج/عمرہ واجب ہو جاتے ہیں:

۱۔اسلام۔

۲۔بلوغ۔

۳۔عقل۔

۴۔آزادی۔

۵۔استطاعت۔

حج کے ارکان: حج کے ارکان چھ ہیں:

۱۔نیت کے ساتھ احرام"نَوَيْتُ الْحَجَّ وَ أَحْرَمْتُ بِهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى "(میں حج کی نیت کرتا ہوں اور حج کے لیے احرام کرتا ہوں اللہ تعالی کے لیے)

۲۔عرفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا۔

۳۔طواف۔

۴۔صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی دوڑنا۔

۵۔حلق (سر مونڈھنا) یا تقصیر (بال کاٹنا)۔

۶۔ترتیب۔

عمرہ کے ارکان: عمرہ کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔نیت کے ساتھ احرام: "نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَ أَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى "میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اور اس سے احرام کرتا ہوں اللہ تعالی کے لیے)

۲۔طواف۔

۳۔سعی۔

۴۔حلق یا تقصیر۔

۵۔ترتیب۔

واجباتِ حج: حج میں سات چیزیں واجب ہیں:

۱۔میقات سے احرام۔

۲۔تین جمروں پر کنکریاں مارنا۔

۳۔طوافِ قدوم۔

۴۔طوافِ وداع۔

۵۔مزدلفہ (مشعرِ حرام) میں رات گزارنا۔

۶۔منیٰ میں رات گزارنا۔

۷۔محرماتِ احرام سے پرہیز کرنا۔

واجباتِ عمرہ: عمرہ میں دو چیزیں واجب ہیں:

۱۔میقات سے احرام۔

۲۔محرماتِ احرام سے پرہیز کرنا۔

حج و عمرہ کی سنتیں: حج اور عمرہ میں پانچ سنتیں ہیں:

۱۔افراد؛ حج پہلے اور عمرہ بعد میں۔

۲۔تلبیہ یعنی لبیک کہنا۔

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ" (میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور ملک آپ کے لیے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں)

۳۔طواف کی دو رکعتیں۔

۴۔زم زم پانی پینا۔

۵۔زیارتِ مدینہ۔

احرام کے وقت مرد کے لیے واجب ہے کہ سیا ہوا کپڑا نہ پہنے، بلکہ سفید تہبند اور چادر پہنے۔

محرماتِ احرام: احرام کی حالت میں بارہ چیزیں حرام ہیں:

۱۔سیا ہوا یا بُنا ہوا لباس پہننا۔

۲۔مرد کو سر ڈھانپنا۔

۳۔عورت کو چہرہ چھپانا۔

۴۔بالوں میں تیل ڈالنا۔

۵۔بال مونڈنا یا کاٹنا۔

۶۔ناخن تراشنا۔

۷۔خوشبو لگانا۔

۸۔شکار کرنا۔

۹۔درخت کاٹنا۔

۱۰۔نکاح کرنا۔

۱۱۔جماع کرنا۔

۱۲۔شہوت کے ساتھ مباشرت۔

ان محرمات میں فدیہ ہے، سوائے نکاح کے جو منعقد ہی نہیں ہوتا۔ نکاح سے فساد نہیں ہوتا، سوائے اس کہ اگلی شرم گاہ میں جماع کرے۔ فساد کے واقع ہونے سے مُحرِم احرام سے نہیں نکلتا۔

متروکاتِ حج: جو عرفہ میں وقوف نہ کر سکا اس کے لیے واجب ہے کہ عمرہ کی طرف تحلیل کرے اور اس پر قضا اور قربانی واجب ہے۔ رکن کو چھوڑ دے تو احرام سے نکلے گا نہیں جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے۔

واجب کو چھوڑ دے تو اس پر جانور کی قربانی واجب ہے، سنت چھوڑنے سے کوئی چیز واجب نہیں۔

دمائے واجبہ: پانچ قربانیاں واجب ہیں:

۱۔عبادت کے چھوٹ جانے سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں ترتیب ہے؛ ایک بکری اور بکری نہ ہو سکے تو دس روزے؛ تین حج کے زمانے میں اور سات وطن واپس ہونے کے بعد۔

۲۔بال نکالنے یا خوشبو کے استعمال سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں اختیار ہے؛ ایک بکری یا تین روزے یا تین صاع یعنی نو سیر غلّہ دینا چھ مسکینوں کو۔

۳۔احصار یعنی حج یا عمرہ سے روکے جانے سے ایک بکری کی قربانی واجب ہوتی ہے۔

۴۔شکار کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں اختیار ہے؛ شکار کے جانور کی مثال پالتو جانوروں میں سے ہو تو اس کی قربانی دے یا اس کی قیمت سے غلہ خرید کر دے یا غلہ کے برابر ایک مد (بارہ چھٹانک یعنی چھ سو گرام) کے عوض ایک روزہ رکھے۔ مثال نہ ہو تو اس کی قیمت سے غلّہ خرید کر دے یا ہر مدّ کے عوض ایک روزہ رکھے۔

۵۔جماع کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں ترتیب ہے؛ ایک اونٹ ورنہ ایک گائے، ورنہ سات بکریاں، ورنہ اونٹ کی قیمت سے غلہ خرید کر تقسیم کرے، اگر یہ

بھی نہ ہو سکے تو ہر مدّ کے عوض ایک روزہ رکھے۔ حرم ہی میں قربانی دے اور غلہ تقسیم کرے، اختیاری روزہ جہاں چاہے رکھے۔

حرمتِ حرم: حرم کے جانور کا شکار جائز نہیں ہے اور حرم کے درختوں کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔ اس بارے میں احرام والا اور غیر احرام والا دونوں برابر ہیں۔

ذبیحہ

ذبیحہ یعنی ذبح کیا ہوا جانور۔

جس جانور کے ذبح پر قدرت ہو اس کو گردن کے اوپر کے حصہ یا نچلے حصہ میں ذبح کرے اور جس کے ذبح پر قدرت نہ ہو اس کے بدن کے جس حصہ پر ہو سکے زخم پہنچائے۔

واجبات: ذبح میں نرخرے یعنی ہوا کی نلی اور مَری یعنی غذا کی نالی کاٹنا واجب ہے۔

مسنونات: آٹھ چیزیں ذبح میں سنت ہیں:

۱۔۲۔ دونوں شہ رگیں جو گردن میں نرخرے کے دونوں جانب ہیں کاٹے۔

۳۔ بسم اللہ کہے۔

۴۔ درود پڑھے۔

۵۔ اپنا اور جانور کا رخ قبلہ کی طرف کرے۔

۶۔ قربانی اور عقیقہ میں اللہ اکبر کہے، قربانی میں یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنْکَ وَ اِلَیْکَ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ "یا" مِنْ فُلَانٍ" (اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیری طرف ہے، میری جانب سے یا فلاں شخص کی جانب سے قبول کر) کہہ کر اس شخص کا نام لے۔

۷۔ جانور کے سامنے ہتھیار تیز نہ کرے۔

۸۔ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے۔

آلۂ ذبح: دھات کے دھار دار ہتھیار سے ذبح کرے، دانت، ہڈی یا ناخن سے ذبح نہ کرے۔

مجازِ ذبح: مسلم اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے، نہ کہ آتش پرست یا بت پرست کا۔ عورت اور ممیّز (تمیز والا) بھی ذبح کر سکتے ہیں، مگر مرد عورت سے اور عورت ممیّز سے افضل ہے۔

جنین: ماں کو ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ حلال ہو جاتا ہے، مگر وہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کرے۔

حلال اور حرام حیوانات: وہ جانور حلال ہیں جن کو اہل عرب نے پسند کیا ہے، سوائے ان کے جن کی نسبت شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔

وہ جانور حرام ہیں جن کو اہل عرب نے برا سمجھا ہے سوائے ان کے جن کی نسبت شریعت نے حلال قرار دیا ہے۔

ایسے چوپائے حرام ہیں جن کے دانت مضبوط اور دوسرے جانور کو زخمی کرنے اور مغلوب کرنے کے قابل ہیں۔ اور ایسے پرندے بھی حرام ہیں جن کے پنجے مضبوط اور زخمی کرنے کے قابل ہیں۔

مردہ جانور کا کھانا جان بچانے کی حد تک اس شخص کے لیے حلال ہے جو ہلاکت کے خطرہ میں ہو۔ مرے ہوئے جانوروں میں صرف مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں۔

خون میں صرف جگر اور تلی حلال ہیں۔

شکار

سدھائے ہوئے درندے اور پرندے کا مار ڈالا ہوا شکار حلال ہے۔ بشرطیکہ چار شرطیں پائی جائیں:

۱۔ سدھایا ہوا جانور شکار پر چھوڑا جائے تو چلا جائے۔

۲۔ روکا جائے تو رکے۔

۳۔ شکار کو مارے تو اس میں سے کچھ نہ کھائے۔

۴۔ اور ان طریقوں کی تکرار کرے جس سے اس کی تربیت کی نسبت قیاس کیا جائے۔

ایک شرط بھی مفقود ہو تو شکار حلال نہیں ہے، سوائے اس کے کہ شکار زندہ ملے اور اسے ذبح کیا جائے۔

قربانی

قربانی کفایہ کے طور پر سنت موکدہ ہے، اگر ایک نے قربانی دی تو گھر کے بقیہ لوگوں کے ذمہ نہ رہی۔

ان جانوروں سے قربانی ادا ہوتی ہے:

۱۔مینڈی نَر یا مادہ جس کا ایک سال پورا ہو۔

۲۔چھیلی؛ نر یا مادہ جس کے دو سال پورے ہوئے ہوں۔

۳۔اونٹ جس کے پانچ سال پورے ہوئے ہوں۔

۴۔اور گائے جس کے دو سال پورے ہوئے ہوں۔

اونٹ اور گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے اور بکری کی قربانی ایک کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

عیب دار جانوروں کی قربانی جائز نہیں جیسے اندھا، لنگڑا، بیمار، دبلا اور کان اور دم کٹا ہوا۔ خصی کیا ہوا اور سینگھ ٹوٹا ہوا جانور جائز ہے۔

قربانی کی مدت عیدالاضحیٰ کی نماز کے وقت سے تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذی الحجہ کے دن سورج غروب تک ہے۔

نذر کی ہوئی قربانی ہو تو نذر کرنے والا کچھ نہ کھائے، بلکہ سب کا سب فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرے۔

ثواب کے لیے قربانی ہو تو کم سے کم ایک لقمہ کھانا سنت ہے اور بقیہ مسکینوں کو کھلانا واجب ہے۔قربانی کا کوئی حصہ بھی بیچنا حرام ہے۔

عقیقہ

بچے کے پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ سنت موکدہ ہے۔لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کرے، پکائے اور فقیروں و مسکینوں کو پہنچا دے۔

شفعہ

شفعہ ملکیت کے اس حق کو کہتے ہیں جو ملکیت میں شرکت کی وجہ سے شریکِ سابق کو شریکِ حال کے خلاف حاصل ہے۔

ارکان: شفعہ کے تین ارکان ہیں:

۱۔شفیع یعنی شفعہ کا حق طلب کرنے والا جو ملکیت میں شریک ہو۔

۲۔مشفوع؛ وہ جائداد جس پر شفعہ کا حق طلب کیا جائے، تقسیم کے قابل اور غیر منقولہ ہو۔

۳۔مشفوع منہ؛ وہ شخص جس سے شفعہ کا حق طلب کیا جائے، اس کو شفیع کی ملکیت کے بعد ملکیت حاصل ہوئی ہو۔

حکم: شفعہ ملکیت میں شرکت کی بناء پر واجب ہوتا ہے، نہ کہ ہمسائگی کی وجہ سے، ایسی جائداد میں جو تقسیم کے قابل اور غیر منقولہ ہو۔اس قیمت کے معاوضہ میں جس پر خرید و فروخت ہوئی ہو۔

شفعہ کو علی الفور طلب کرنا ضروری ہے۔باوجود قدرت کے اگر تاخیر کی جائے تو شفعہ کا حق زایل ہوجائے گا۔

اگر کوئی فرد کسی مشترکہ جائداد کو مہر قرار دے کر کسی عورت سے عقد کرے تو شفیع اس جائداد کو مہر مثل کے معاوضہ میں حاصل کرے گا۔

اگر شفیع متعدد ہوں تو ہر ایک اپنے حصہ کے تناسب سے مستحق ہوگا۔

وقف

وقف ایسے مال کو ثواب کے لیے روکنے کو کہتے ہیں جو معین ہو اور اس کے عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

شرایط: وقف پانچ شرطوں پر جایز ہے:

۱۔وقف کیا ہوا مال ایسا ہو جس سے عین کو برقرار رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جا سکے۔

۲۔موقوف علیہ یعنی وہ شخص جس کے حق میں وقف کیا جائے زندہ موجود ہو۔

۳۔وقف کی غرض حرام نہ ہو۔

۴۔وقف کسی خاص مدت کے لیے نہ ہو۔

۵۔واقف یعنی وقف کرنے والا بالغ اور عاقل ہو۔

واقف کے شرایط کی تعمیل کی جائے۔

ہبہ

ہبہ زندگی میں ثواب کے لیے کسی عوض کے بغیر مال کی ملکیت کو منتقل کرنے کو کہتے ہیں۔

ارکان: ہبہ کے ارکان تین ہیں:

۱۔واہب؛ ہبہ کرنے والے کو ملکیت حاصل ہو۔

۲۔موہوب یعنی جس کے حق میں ہبہ کیا جائے اس میں ملکیت کی اہلیت ہو۔

۳۔موہوب جو چیز ہبہ کی جائے معلوم ہو اور استفادہ کے لایق ہو۔

حکم: ہر وہ چیز جس کی خرید و فروخت جایز ہے اس کا ہبہ جایز ہے۔ ہبہ کی بنا پر ملکیت حاصل نہیں ہوتی، جب تک کہ قبضہ نہ کرے۔ موہوب لہ اگر قبضہ کرے تو واہب رجوع نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ وہ والدین یا دادا نانا جیسے اصول کے رشتے داروں میں سے ہو۔

اگر عمر بھر کے لیے یا موت کے انتظار میں کوئی چیز دوسرے کے حق میں ہبہ کرے تو وہ چیز موہوب لہ کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے وارثین کی۔

فرایض

فرایض سے فقہ کا وہ شعبہ مراد ہے جس میں ترکہ کی تقسیم کے مسایل بیان کیے جاتے ہیں۔

ارکانِ وراثت: وراثت کے تین ارکان ہیں:

۱۔وارث یعنی ترکہ پانے والا۔

۲۔مورّث یعنی جس سے ترکہ پائے۔

۳۔حقِ موروث یعنی وراثت کا حق۔

اسبابِ وراثت: وراثت کے اسباب چار ہیں:

۱۔نسب۔

۲۔نکاح۔

۳۔ولاء یعنی غلام کی آزادی۔

۴۔جہتِ اسلام جیسے بیت المال۔

رکاوٹوں کی نفی: وراثت پانے کے لیے چار امور کا نہ ہونا لازم ہے:

۱۔غلامی۔

۲۔قتل۔

۳۔مذہب کا اختلاف۔

۴۔دورِ حکمی۔(اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کو وارث بنانے سے دوسرا وراثت سے محروم ہو جائے، مثلاً متوفی کا بھائی جو وراثت پا رہا ہے متوفی کا کوئی بیٹا ہونے کا اقرار کرے)

شرایطِ وراثت: وراثت کی چار شرطیں ہیں:

۱۔مورّث کی موت کا یقین۔

۲۔وارث کی حیات۔

۳۔میت کے ساتھ رشتے کا علم۔

۴۔جہتِ وراثت کا علم۔

مرد وارثین: وراثت پانے والے مرد دس ہیں:

۱۔باپ۔

۲۔دادا اوپر تک۔

۳۔بیٹا۔

۴۔پوتا نیچے تک۔

۵۔بھائی۔

۶۔بھائی کا بیٹا اور اسی طرح۔

۷۔چچا۔

۸۔چچا کا بیٹا اور اسی طرح۔

۹۔شوہر۔

۱۰۔مولیٰ معتق یعنی غلام کو آزاد کیا ہوا مرد مالک۔

عورت وارثین: وراثت پانے والی عورتیں سات ہیں:

۱۔ماں۔

۲۔جدّہ (دادی و نانی)

۳۔بیٹی۔

۴۔پوتی۔

۵۔بہن۔

۶۔بیوی۔

۷۔مولاتِ معتقہ یعنی غلام کو آزاد کرنے والی عورت۔

غیر ساقط الوراثت ورثاء: وہ اشخاص جن کی وراثت ساقط ہی نہیں

ہوتی پانچ ہیں:

۱۔باپ۔

۲۔ماں۔

۳۔بیٹا۔

۴۔بیٹی۔

۵۔شوہر یا بیوی۔

عصبہ

عصبہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی قرابت میت کے ساتھ عورت کے توسط کے بغیر ہے اور عصبہ میں اس کا حصہ مقرر نہیں ہے۔عصبہ تین قسم کے ہیں:

۱۔عصبہ بنفسہ۔

۲۔عصبہ بغیرہ۔

۳۔عصبہ مع الغیر۔

عصبہ بنفسہ وہ رشتے دار جو خود سے عصبہ کا حق رکھتے ہیں۔بیٹا پھر پوتا وغیرہ، باپ پھر دادا وغیرہ، اور بھائی پھر بھائی کا بیٹا، پھر چچا، پھر چچا کا بیٹا۔نسب کے عصبات نہ ہوں تو غلام کو آزاد کیا ہوا مالک پائے گا، ورنہ بیت المال میں داخل ہوگا۔

عصبہ بغیرہ: وہ رشتے دار جو دوسرے عصبہ رشتے داروں کے ساتھ عصبہ کا حق رکھتے ہیں۔پوتے، بیٹے، حقیقی بھائی اور علاّتی بھائی کے ساتھ ان کی بہنوں کو عصبہ ملتا ہے۔

عصبہ مع الغیر: وہ رشتے دار جو آپس میں جمع ہوتو ایک دوسرے کو عصبہ بناتے ہیں۔بہنیں جب بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ ہوں۔

ذوی الفروض

مقررہ حصے: مقررہ حصے چھ ہیں:

آدھا، چوتھا، آٹھواں، دوتہائی، ایک تہائی اور چھٹا حصہ۔

آدھا حصہ پانے والے پانچ ہیں:

بیٹی، پوتی، حقیقی اور علاتی بہن اور شوہر بغیر اولاد کے۔

چوتھا حصہ پانے والے دو ہیں:

شوہر اولاد کے ساتھ، اور بیوی بغیر اولاد کے۔

آٹھواں حصہ بیوی اولاد کے ساتھ ہوتو پاتی ہے۔

دو تہائی حصہ پانے والے چار ہیں:

بیٹیاں، پوتیاں، حقیقی اور علاتی بہنیں، جب کہ یہ سب ایک سے زیادہ ہوں۔

تہائی حصہ پانے والے دو ہیں:

۱۔ماں جب محجوب نہ ہو یعنی روکی نہ جائے۔

۲۔اخیافی بھائی اور بہن جب ایک سے زیادہ ہوں۔

چھٹا حصہ پانے والے سات ہیں:

۱۔ماں جب ایک سے زیادہ بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہو۔

۲۔جدّہ (دادی یا نانی) جب ماں موجود نہ ہو۔

۳۔پوتی بیٹی کے ساتھ۔

۴۔علاتی بہن حقیقی بہن کے ساتھ۔

۵۔باپ اولاد کے ساتھ۔

۶۔دادا جب باپ نہ ہو۔

۷۔اخیافی بھائی یا بہن۔

حجب

حجب وارث کو وراثت سے روکنے کو کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔حجبِ حرمان۔

۲۔حجبِ نقصان۔

حجبِ حرمان وراثت سے پورے طور پر روکنے کو کہتے ہیں۔اس کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱۔حجبِ حرمان بالوصف۔

۲۔حجبِ حرمان بالشخص۔

حجبِ حرمان بالوصف: وہ لوگ جو کسی خاص صفت کی وجہ سے وراثت سے محروم کیے گئے ہیں چار ہیں: غلام، قاتل، مختلف مذاہب والے اور مرتد۔

حجبِ حرمان بالشخص: وہ لوگ جو دوسرے کی موجودگی کی وجہ سے وراثت سے محروم ہوتے ہیں۔

جدّات یعنی دادیاں نانیاں ماں کی وجہ سے

دادیاں باپ کی وجہ سے

اخیافی بھائی اور بہن؛ بیٹے اور پوتے اور دادا کی موجودگی میں۔

حقیقی بھائی، بیٹے پوتے اور باپ کی موجودگی میں اور علاتی بھائی اور بہن ان تینوں کے اور بھائی کی موجودگی سے۔

حجبِ نقصان: وراثت میں حصہ کی مقدار چھ طریقوں پر کم ہوجاتی ہے:

۱۔ایک مقررہ حصے سے دوسرا مقررہ حصہ۔

۲۔ایک عصبہ سے دوسرے عصبہ۔

۳۔مقررہ حصہ سے عصبہ۔

۴۔عصبہ سے مقررہ حصہ۔

۵۔حصے میں مزاحمت۔

۶۔عصبہ میں مزاحمت۔

ذوی الارحام

ذوی الارحــــام: اُن اشخاص کو کہتے ہیں جن کی قرابت میت کے ساتھ عورت کے توسط سے ہوتی ہے۔عصبات نہ ہوتو مال ذوی الارحام پر تقسیم ہوگا۔

ذوی الارحام دس ہیں:

۱۔نانا، پرنانا، پرنانی وغیرہ۔

۲۔بیٹیوں کی اولاد۔

۳۔حقیقی اور علاتی بھائی کی بیٹیاں۔

۴۔حقیقی اور علاتی بہن کی اولاد۔

۵۔اخیافی بھائی کی اولاد۔

۶۔اخیافی چچا۔

۷۔حقیقی اور علاتی چچا کی بیٹیاں۔

۸۔پھوپیاں۔

۹۔ماموں۔

۱۰۔خالائیں۔

متفــــرق: چار مرد وراثت پاتے ہیں برخلاف ان کی بہنوں کے: چچا، چچا کے بیٹے، بھتیجے اور مولیٰ معتق کے عصبات۔

وصیت

حکم: وصیت سنت موکدہ ہے۔وصیت جائز ہے معلوم اور مجہول، موجود اور غیر موجود چیز کے بارے میں، وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے، سوائے اس کے کہ باقی وارثین منظور کریں۔

مــقـدار: مال کی ایک تہائی تک وصیت محدود ہے۔اس سے زیادہ ہوتو زیادہ کی تعمیل وارثین کی اجازت پر موقوف ہے۔

صحیح ہونے کی شرطیں: وصیت صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وصیت کرنے والا بالغ اور عاقل ہو، اور موصی لہ یعنی جس کے حق میں وصیت کی جائے، اس میں ملکیت کی اہلیت ہو۔کارِ خیر کے لیے بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔

اگر موت کے وقت جائداد کے انتظام یا تقسیم کے لیے کسی شخص کو وصّی مقرر کیا جائے تو اس میں چھ صفات چاہیے:

۱۔اسلام۔

۲۔عقل۔

۳۔بلوغ۔

۴۔آزادی۔

۵۔امانت۔

۶۔وصیت کی تکمیل کی صلاحیت۔

وصی عورت بھی ہوسکتی ہے۔

نکاح

نکاح ایسے معاہدہ کو کہتے ہیں جس کے انعقاد سے جماع مباح ہوجاتا ہے۔

اس شخص کے لیے نکاح سنت ہے جس کو جماع کی حاجت ہو اور مہر و نفقہ کی استطاعت رکھتا ہو۔

مرد چار عورتوں اور غلام دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرسکتا ہے۔

نظر مرد کی عورت کی طرف چھ طرح کی ہوسکتی ہے:

۱۔اجنبی عورت کی طرف ضرورت کے بغیر جائز نہیں۔

۲۔اپنی بیوی کے پورے بدن کی طرف نظر جائز ہے،مگر شرم گاہ کی طرف مکروہ ہے۔

۳۔مرد کی نظر محرم عورت کی طرف ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصے کی طرف جائز ہے۔محرم اس رشتے دار کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح حرام ہے۔

۴۔نکاح کے ارادے سے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔

۵۔علاج کے لیے بدن کے اس حصے کو دیکھنا جائز ہے جس کے علاج کی ضرورت ہے۔

۶۔شہادت اور کاروبار کے لیے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہے۔

ارکان: نکاح کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔شوہر۔

۲۔بیوی۔

۳۔ولی۔

۴۔دو گواہ۔

۵۔صیغہ یعنی ایجاب وقبول۔

شرایط: شوہر کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

۱۔حلال رشتہ رکھتا ہو۔

۲۔مختار ہو۔

۳۔متعین ہو۔

۴۔عورت کے نام اور نسب کا علم رکھتا ہو۔

۵۔مرد ہونا یقینی ہو۔

بیوی کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱۔حلال رشتہ رکھتی ہو۔

۲۔متعین ہو۔

۳۔خالی ہو دوسرے کے نکاح اور عدت سے۔

ولی اور گواہوں کی اہلیت کے لیے چھ شرطیں ہیں:

۱۔اسلام۔

۲۔بلوغ۔

۳۔عقل۔

۴۔آزادی۔

۵۔ذکورت یعنی عورت نہ ہو۔

۶۔عدالت۔

گواہوں کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اندھے، بہرے اور گونگے نہ ہوں۔

صیغہ میں یہ شرط ہے کہ ایجاب بیوی کی جانب سے اور قبول شوہر کی جانب سے ہو۔

ولایت کے لیے سب سے اولی باپ ہے، پھر دادا، پھر حقیقی بھائی، پھر علاتی بھائی، پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر علاتی بھائی کا بیٹا، پھر چچا، پھر چچا کا بیٹا، اور اسی ترتیب سے عصبات نہ ہوں تو حاکم۔

پیام: عورت کی عدت کے زمانے میں پیام دینا جائز نہیں۔ایک مرد کے پیام کے رد ہونے سے پہلے دوسرے مرد کی جانب سے پیام دینا جائز نہیں۔

اِجبار: باکرہ عورت کو باپ اور دادا نکاح کے لیے مجبور کر سکتے ہیں ثیبہ کا نکاح اس کے بالغ ہونے سے اور اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔ثیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا نکاح ایک مرتبہ ہو گیا ہو۔

محرمات: قرآنی نص سے چودہ عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے،نسب سے سات:

۱۔ماں؛کتنی ہی اوپر ہو۔

۲۔بیٹی؛کتنی بھی نیچے ہو۔

۳۔بہن۔

۴۔خالہ۔

۵۔پھوپی۔

۶۔بھائی کی بیٹی۔

۷۔بہن کی بیٹی۔

رضاعت یعنی دودھ کے رشتے سے دو:

۱۔رضاعی ماں۔

۲۔رضاعی بہن۔

مصاہرت یعنی نکاح کے رشتے سے چار:

۱۔بیوی کی ماں۔

۲۔بیوی کی بیٹی دوسرے شوہر سے۔

۳۔باپ کی بیوی۔

۴۔بیٹے کی بیوی۔

بیوی کے ساتھ اس کی بہن کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حدیث کے حکم سے بیوی کے ساتھ اس کی پھوپی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے اور رضاعت کی وجہ سے وہ سب عورتیں حرام ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

عیوب کی وجہ سے خیار: یعنی جن عیوب کے پائے جانے پر اختیار حاصل ہے، شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو رڈ اور واپس کر سکتے ہیں؛ اگر کسی میں جنون، جذام یا برص پایا جائے۔

عورت رڈ کی جاسکتی ہے اگر اس کی اگلی شرم گاہ میں گوشت یا ہڈی ہو جو جماع سے رکاوٹ بنے۔

اور مرد رڈ کیا جاسکتا ہے اگر اس کا عضوِ تناسل کٹا ہوا ہو یا نامرد ہو۔

مہر متعین کرنا نکاح میں مستحب ہے، اگر مہر متعین نہ کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا۔

مہر تین امور سے واجب ہوتا ہے:

۱۔مہر کی مقدار شوہر مقرر کرے

۲۔یا قاضی

۳۔مہر متعین کرنے سے پہلے جماع کرے تو مہرِ مثل واجب ہوگا۔بیوی کی حیثیت کے مساوی عورتوں کے مہر کو مہرِ مثل کہتے ہیں۔

مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار متعین نہیں ہے، لیکن مسنون ہے کہ دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشہ (۶ء۳۳ گرام) چاندی سے کم نہ ہو، اور پانچ سو درہم یعنی ایک سو اکتیس تولے (۱۶۸۰ گرام چاندی) سے زیادہ نہ ہو۔

جماع سے پہلے طلاق دینے سے نصف مہر ساقط ہوتا ہے۔

ولیمہ: اس ضیافت کو کہتے ہیں جو عقدِ نکاح کے بعد شوہر کی جانب سے دی جائے۔

ولیمہ سنت مؤکدہ ہے، اس کا قبول کرنا اور جانا واجب ہے، سوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو۔

خلع: شوہر کو معلوم عوض دے کر جدائی حاصل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔خلع جائز ہے، لیکن جدید نکاح کے بغیر رجوع نہیں ہو سکے گا۔طہر اور حیض دونوں حالتوں میں خلع جائز ہے۔

طلاق: نکاح کی قید کو برخاست کرنے کو طلاق کہتے ہیں۔طلاق کی تقسیم تین طرح سے ہو سکتی ہے:

۱۔الفاظ کے لحاظ سے۔

۲۔بیوی کی حالت کے لحاظ سے۔

۳۔احکام کے لحاظ سے۔

الفاظ کے لحاظ سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔طلاقِ صریح۔

۲۔طلاقِ کنایہ۔

بیوی کی حالت کے لحاظ سے طلاق کی تین قسمیں ہیں:

۱۔طلاقِ سنّی۔

۲۔طلاقِ بدعی۔

۳۔طلاقِ لاولا۔

احکام کے لحاظ سے طلاق کی پانچ قسمیں ھیں:

ا۔واجب۔

۲۔مندوب۔

۳۔مباح۔

۴۔مکروہ۔

۵۔حرام۔

طلاقِ صریح کے لیے تین الفاظ مقرر ہیں؛طلاق،فراق یعنی علی حدگی،سراح یعنی چھوڑنا ۔اس میں نیت کی شرط نہیں ہے۔

طلاقِ کنایہ میں ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن سے طلاق اور غیر طلاق کا احتمال ہوتا ہے،اس کے لیے نیت شرط ہے۔

طلاق سنّی یہ ہے کہ حیض والی عورت کو ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔

طلاق بدعی یہ ہے کہ حیض یا ایسے طہر کی حالت میں طلاق دی جائے جس میں جماع کیا ہو۔

طلاقِ لا ولا نہ سنّی ہے اور نہ بدعی مثلاً آیسہ (وہ عورت جس کا حیض کمزوری کی وجہ سے بند ہوا ہو) یا صغیرہ (کم عمر لڑکی)، حاملہ، مُخلعہ (وہ عورت جس کو خلع دیا گیا) اور غیر مدخولہ (وہ عورت جس کے ساتھ شوہر نے جماع نہ کیا ہو) کی طلاق۔

واجب ہے مولیٰ (مالک) یا حاکم کا حکم ہو، یا جماع سے عاجز ہو۔

مندوب یعنی مسنون ہے بدچلن عورت کو طلاق دینا۔

مباح ہے جب شوہر میلان نہ رکھتا ہو اور پرورش نہ کرتا ہو۔

مکروہ ہے نیک چلن عورت کو طلاق دینا۔

حرام ہے طلاقِ بدعی۔

حکم: آزاد مرد تین طلاق تک دے سکتا ہے اور غلام دو۔طلاق کو کسی صفت یا شرط کے ساتھ بھی معلق کیا جاسکتا ہے۔

طلاق نکاح سے پہلے نہیں ہوتی۔چار افراد؛ نابالغ،مجنون،سویا ہوا اور مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

رجعت یعنی طلاق سے پلٹنا۔اگر طلاق ایک یا دو مرتبہ دے اور عدت کے دن نہ گزرے ہوں تو شوہر رجوع کرسکتا ہے۔اگر عدت کے دن گزر چکے ہوں تو عورت کے ساتھ نکاحِ جدید کرنا ہوگا اور عورت شوہر کے ساتھ طلاق کی بقیہ تعداد تک رہے گی۔

اگر تین طلاق دیا ہو تو عورت پانچ شرطوں کے بغیر حلال نہیں ہوگی:

ا۔طلاق کے بعد عدت گزارے۔

۲۔عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے۔

۳۔دوسرا شخص اس عورت سے جماع کرے۔

۴۔عورت اس دوسرے شخص سے طلاقِ بائن لے۔

۵۔اس دوسرے طلاق کی عدت گزر جائے۔

ایلاء: شوہر کے اس بات کا حلف اٹھانے کو کہتے ہیں کہ بیوی کے ساتھ جماع نہیں کرے گا مطلقاً یا کسی مقررہ مدت کے لیے جو چار مہینوں سے زیادہ ہو۔

شوہر کو چار مہینوں کی مہلت ہے اور اس کو اختیار ہے کہ جماع کرے اور کفارہ دے یا طلاق دیدے۔اگر شوہر ان دونوں سے انکار کرے تو حاکم طلاق دے گا۔

ظہار: شوہر اپنی بیوی کو ایسی عورت کے ساتھ تشبیہ دے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے اور اس کے بعد طلاق نہ دے اور پلٹ جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، ورنہ دو مہینے روزہ رکھے، ورنہ ساٹھ مسکینوں کو فی کس ایک مدّ

یعنی بارہ چھٹانگ (۶۰۰ گرام) غلّہ دے۔

عدت اس مدت کو کہتے ہیں جس میں عورت کا رحم پاک ہوسکتا ہے۔ عدت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عدت شوہر کی وفات کے سبب ہو اور عورت حمل سے ہو تو وضعِ حمل تک عدت ہے، اور اگر حمل نہ ہو تو چار مہینے دس دن تک۔

۲۔ اگر عدت کسی دوسرے سبب سے ہو اور عورت حمل سے بھی ہو تو وضعِ حمل تک اور اگر حمل نہ ہو اور حیض آتا ہو تو تین کامل طہر تک، اگر عورت نابالغہ یا ایسی ہو جس کا حیض بند ہوگیا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

اس عورت کے لیے عدت نہیں ہے جس کو جماع سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔

باندی اگر حمل سے ہو تو آزاد عورت کی عدت ہوگی، ورنہ دیگر اسباب میں اس کی نصف مدت شمار ہوگی۔

عدت کا نفقہ: طلاق رجعی میں شوہر پر عورت کی سکونت اور نفقہ واجب ہیں، اور بائن میں صرف سکونت، لیکن حاملہ ہو تو نفقہ بھی واجب ہے۔

احداد کے معنی زینت سے روکنے کے ہیں۔ شوہر کے وفات پانے پر عدت کے زمانے میں عورت کے لیے زینت اور خوشبو سے احتراز کرنا اور سابقہ مکان میں سکونت رکھنا واجب ہے، سوائے اس کے کہ ضرورت ہو، طلاقِ بائن کے لیے صرف سکونت کی پابندی واجب ہے۔

رضاعت دودھ پینے کو، رضیع دودھ پینے والے بچے کو اور مرضعہ دودھ پلانے والی عورت کو کہتے ہیں۔

کوئی عورت دوسرے کے بچے کو دودھ پلائے تو رضیع اس کا بچہ ہو جائے گا جب کہ بچے کی عمر دو سال سے کم ہو اور پانچ متفرق دفعات میں دودھ پیا ہو۔ مرضعہ کا شوہر بچے کا باپ ہوگا اور بچے پر مرضعہ اور وہ عورتیں جو اس کے نسب یا دودھ کا رشتہ رکھتی ہیں حرام ہوں گی۔ مرضعہ کے لیے اس بچے کے ساتھ یا اس کی اولاد کے ساتھ نکاح حرام ہے، سوائے

ان لوگوں کے جو رشتے داری میں اس بچے کا درجہ میں یا اوپر کے درجہ میں ہیں۔

نفقہ کھانے پینے اور رہنے سہنے کے خرچ کو کہتے ہیں۔ تین اسباب کی بنا پر نفقہ واجب ہوتا ہے:

۱۔ قرابت۔

۲۔ ملکیت۔

۳۔ زوجیت۔

قرابت میں والدین اور اولاد کا نفقہ ایک دوسرے پر واجب ہے۔ ماں باپ کا نفقہ اولاد پر صرف بے مائگی کی وجہ سے ہے، مگر اولاد کا نفقہ ماں باپ پر بے مائگی کے علاوہ کم سنی وغیرہ کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔

ملکیت: غلام اور مویشی کا نفقہ مالک پر واجب ہے۔ ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی طاقت ان میں نہ ہو۔

زوجیت میں اُس بیوی کا نفقہ جو سپردگی سے انکار نہ کرے شوہر پر واجب ہے۔ شوہر خوش حال ہو تو دو مدّ غلہ یعنی ڈیڑھ سیر (ایک کلو دو سو گرام) اور سالن حسبِ عادت اور لباس دینا واجب ہے۔ تنگ دست ہے تو ایک مد غلہ یعنی بارہ چھٹانگ (چھ سو گرام) اور متوسط حال ہے تو ڈیڑھ مد (نو سو گرام)۔ اور حیثیت ہے تو خدمت کا بھی انتظام کرے۔

شوہر نفقہ نہ دے یا جماع سے پہلے مہر ادا نہ کر سکے تو عورت نکاح تُڑوا سکتی ہے۔

حضانت کم سن بچے کی پرورش کو کہتے ہیں۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو علیحدہ کرے اور بیوی کو شوہر سے بچہ ہو تو بیوی بچے کی پرورش کا ترجیحی حق بچے کی عمر تمیز یعنی سات سال کی عمر تک رکھتی ہے۔ اس کے بعد بچے کو اختیار ہوگا کہ وہ دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہے رہے۔

شرایط: حضانت کے سات شرایط ہیں:

۱۔ عقل۔

۲۔ آزادی۔

۳۔دین۔

۴۔عفت۔

۵۔امانت۔

۶۔اقامت۔

۷۔خُلو یعنی بچے کی ماں شوہر سے خالی ہو۔

ایک شرط بھی مفقود ہو تو حضانت کا حق ختم ہو جائے گا۔

متفرقات

ارتداد: کفر کے قول یا عمل سے اسلام سے روگردانی کرنے کو کہتے ہیں۔

مرتد کو تین دن تک توبہ کی ہدایت دی جائے۔اس اثناء میں توبہ کرے تو بہتر ہے ورنہ امام کے حکم سے قتل کیا جائے۔اس کی میت کو غسل نہ دیا جائے،اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

تارکِ نماز: فرض نماز چھوڑنے والے کو کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔وہ شخص جو اعتقاد نہ ہونے کی وجہ سے نماز چھوڑے۔اس کا حکم مرتد کا حکم ہے۔

۲۔وہ شخص جو نماز واجب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو مگر سستی کی وجہ سے نماز چھوڑ دے۔اس کو توبہ کی ہدایت دی جائے۔اس نے توبہ کی اور نماز پڑھی تو بہتر ہے،ورنہ سزا کے طور پر قتل کیا جائے اور اس کا حکم مسلمانوں کا حکم ہے۔

مسابقت: ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے کو کہتے ہیں۔چوپایوں کے دوڑانے اور تیر لگانے میں معینہ مسافت اور طریقے پر ایسے عوض پر جس کو دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ذمے لے۔وہ خود سبقت لے گیا تو عوض اس کا ہوگا،ورنہ دوسرے کا۔اگر دونوں ایک ساتھ عوض مقرر کریں تو تیسرے مُحلّل کے داخل ہوئے بغیر مسابقت جائز نہ ہوگی۔مُحلّل سبقت لے گیا تو وہ دونوں عوض پائے گا،ورنہ کسی کو کچھ نہ ملے گا۔مُحلّل اس شخص

کو کہتے ہیں جس کی شرکت کی وجہ سے شرط حلال ہوگئی۔

أیمان: یمین کی جمع ہے۔جس سے مراد حلف ہے۔حلف اللہ کی ذات یا اس کے نام یا اس کی ذات کی صفت سے منعقد ہوتی ہے۔اگر کسی نے کسی کام کے کرنے کا حلف اٹھایا تو اس کو اختیار ہے کہ وہ کام کرے یا کفارہ دے۔ارادے کے بغیر زبان سے حلف کے الفاظ نکل جائیں تو اس کو یمینِ لغو کہتے ہیں اور اس میں مضائقہ نہیں ہے۔اگر کسی نے کسی کام کے نہ کرنے کا حلف اٹھایا اور کسی دوسرے کو اس کے کرنے کے لیے حکم دیا تو اس میں حلف کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

کفارۂ یمین میں تین امور میں اختیار ہے:

۱۔ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے

۲۔یا دس مسکینوں کو فی کس ایک مد یعنی بارہ چھٹانگ کے حساب سے غلہ دے

۳۔یا ان کو لباس پہنائے۔

اگر یہ تینوں امور نہ ہو سکیں تو تین دن روزے رکھے۔

نذر نیک کام کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔نیکی کے طور پر کسی جائز کام یا عبادت کے لیے جو نذر کی جائے اس کا پورا کرنا لازم ہے۔گناہ کے کام کرنے یا کسی جائز کام کے چھوڑنے کے لیے نذر صحیح نہ ہوگی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين